C972
.C54101

RBSC Islam
BP80
S357
c45189
1800z

C972 .C5416i
INSTITUTE
OF
ISLAMIC
STUDIES
38612
☆
McGILL
UNIVERSITY

3665910

4°

(تاریخ سالار مسعود غازی)

ان دنوں تقفیق خلائی عز و جلیسی

Chishti, Abd ... Rahman

ترجمہ اردو رسالہ مرآۃ مسعودی تصنیف عبدالرحمن چشتی مرحوم

اعجاز مسعودی

تالیف لطیف ازلی سعید برگزیدہ لم یزلی سید عبدالعلی ابن علی سید علی مہتمم مطبع ہذا

مطبع حسینی اثنا عشری میں چھپی

Ijaz-i Masudi

Kutub Khana ... Price Rs. ... Delhi

کتب خانہ انجمن ترقی اردو دہلی

C97 2
C5416

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين عالم الغيب والشهادة وهو بكل شيء محيط
خوشا احدی که ذات واحد اپنی کو عالم وحدت مین حقیقت محمدی پر روشن کیا
اور اوسی حقیقت محمدی کو که جامع جمیع اسماء وصفات الٰہی لعالم وحدت بصورت مظاہر ظاہر
کیا وطرف اوسکے خطاب بہیجا وما ارسلناك الا رحمة للعالمين
اور درود وسلام آل واصحاب اوسکے پر ہو جیو سبحان الله وه پاک ذات محمد
که رحمت مجسم واسطے عالم کے بلکه وجود عالم وآدم بسبب اوسکی عرصه شهود سی عالم
وجود مین آیا پنج شهدا مین فرماتا حدیث خیر الامم صلی الله علیه وآله وسلم ان الله کرم
الشهداء بخمس كرامات لم يكرم بها احدا ولا انا يعني بتحقيق الله
تعالی نے بزرگ اور برگزیده کیا شهیدون کو ساتهه پانچ کرامات کی که نه بخشا
کسیکو اور نه ہمکو احدها ان ارواح جميع الانبياء يقبضها ملك الموت
وارواح الشهداء يقبضها الله تعالی لے اول بتحقیق که ارواح انبیا کو ملك

5.11.48

ملک الموت قبض کرتا ہے اور ... روح ... حق سبحانہ تعالیٰ آپ
قدرت ... سے قبض فرماتا ہے تا سختی سے جان کنی کے محفوظ رہین والثانی
ان جمیع الانبیاء یغسلون بعد موتہم وانا کذلک والشہداء ما یغسلون
دوم انکے برابر یہ کہ تمام انبیا غسل دئی گئے ہین بعد مرنیکی اور اسی طرح سے
ہم بھی اور شہیدونکو کچھ احتیاج غسل کی نہین ہی بلکہ پیراہن انکو آلودہ مین
دفن ہو سکتی ہین کہ خون اونکا پاک ہی والثالث ان جمیع الانبیاء یکفنون
وانا کذلک والشہداء لایکفنون سوم انکے سب پیغمبرونکو کفن دیا
ہی اور اسی طرح ہمکو بھی کفن دینگے مگر شہید کو احتیاج کفن کے نہین والرابع ان جمیع الانبیاء
یسمون الانبیاء بالموتی وانا کذلک یقال مات محمد والشہداء
لایسمون بالموتی بل یقال احیاء چوتھی یہہ کہ نام رکہی جاتے ہین انبیا سانہہ مردہ کے
اور اسیطرح ہم بھی کہین گے لوگ مرگیا محمد اور شہید نہین نام رکہی جائینگے مردہ
بلکہ زندہ مشہور ہوینگے والخامس ان جمیع الانبیاء یشفعون یوم
القیمۃ وانا کذلک والشہداء یشفعون کل یوم ویوم القیمۃ
پانچوین یہہ کہ تمام انبیاء شفاعت کرینگے دن قیامت کی اور اسی طرح ہم بھی
اور شہید شفاعت کرینگے ہر روز اور دن قیامت کی یہانسی جانا چاہیئے سمجھنا
کہ مرتبہ کشتگان راہ خدا کا نہایت برتر ہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
من قتل نفسہ فلہ دیتہ پس انبیا کو نگر حسرت تھی جان کہ نزدیک خدا کے
کوئی مرتبہ درجہ شہادت سے بلند تر نہین ہے اور یہہ نعمت مخصوص حصہ مین آل نبی اولاد علی کے بہی سالار
مسعود نے بہی با فوج شجاعت و کرامت اپنی بزرگونکے طرف سے پایا جیسا کہ شجرۃ
الانساب مین اسطرح دیکھنے مین آیا ہی کہ سالار مسعود غازی بیٹے بن سالار ساہو غازی کے
بن طاہر بن طیب بن محمد بن عمر بن ملک آصف بن طبت بن بطل عبد السال بن محمد حنفیہ بن اسد اللہ الغالب

32512

علی ابن ابیطالب علیہ السلام اور سالار مسعود غازی کو خرقہ ارادت و خلافت اپنے
بزرگون سے پہونچا ہی اور والدہ سالار مسعود غازی کی کہ ستر معلّی نام تھا
خواہر سلطان محمود سبکتگین کے تہین روضۃ الصفا مین لکھا ہی کہ سبکتگین
سادات حسینی سی تہا مگر جو پدر بزرگوار اونکی الم تکین طفلی سی غلومین پرورش
رکھتی تہی اسوجہہ سی بعضی مورخین اشتباہ لیگئی الحق اسطرحکی بلند ہمت و شجاعت
وسخاوت و عشق و جانبازی راہ خدا مین جیسی مسعود غازی کو تہی سوای خاندان
جناب اسد اللہ الغالب دوسری کو ممکن نہین ہی اور نہوگی آئین ائمہ معصومین ع
علیہ السلام وہ نعمت روحانی و خاصہ عطائی سبحانی کہ مطلوب جمیع واصلان حق کی
ہی سالار غازی کو بی پردہ روشن ہوئی کہ آج تک ثمرہ کرامت کا یہہ ہی کہ خاص
وعام اطاعت کرتی ہین اور ایمان لاتی ہین قولہ تعالیٰ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ
فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ یعنے خدا فرماتا ہے
اور نہ کہو تم اوس شخص کو کہ قتل کیا گیا راہ خدا مین مردہ بلکہ زندہ ہی و لیکن نہین شعور
ہی تمکو کہ سمجھو بعدہ کہتا ہی فقیر حقیر عبد الرحمان چشتی از کمترین معتقدان محبوب
رب العالمین فیض رسانندہ دنیا و دین سر حلقہ مردان اہل یقین برگزیدہ معبود
سلطان الشہدا سالار مسعود قدس اللہ سرہ العزیز کہ اس نامراد کو
ابتدا سی حلقہ محبت و بندگی کا آستانہ متبرکہ و مطہرہ سلطان الشہدا کی
تہا اور یہی جو احوال تولد اور تشریف لانا اونحضرت کا ملک ہندوستان مین اور واقعہ
شہادت اکثر مردم نی مختلف بیان کیا کتب و تواریخ معروف مین تحقیق
پایا نہین گیا اسوجہہ سی ہمیشہ جستجو تہی کہ بیان واقعی معلوم ہو آخر کار
بعد تفحص بسیار کے کتاب تواریخ مہنہ تصنیف مولانا محمد غزنوی کی
بہم پہونچی اور مولانا مذکور ملازم سلطان محمود سبکتگین کا تہا لیکن آخر عمر مین

سالار ساہو اور سلطان الشہدا کے بستر لگگیا تھا بعد شہادت سلطان الشہدا غریق دریای رحمت ایزدی ہوا الغرض تواریخ مذکور از اول تا آخر حرف بحرف مطالعہ کیا شبہات برطرف ہوئے یعنی دل محظوظ ہوا لیکن وہ کتاب طولانی تھی اکثر لڑائیاں سلطان محمود غزنوی اور سالار ساہو کے لکھین تھین اور جابجا تقریبا ذکر سلطان الشہدا لکھا تھا و ختم کتاب واقعہ شہادت مسعود پر ہوگئے تھے اس جہت سے بعضے محبان کہ حلقۂ بندگی و محبت و اعتقاد آستانہ شاہ شہیدان سے رکھتے تھے ساتھ اس فقیر کے ملتمس ہوئے کہ قصۂ سلطان غزنوی سے کوئی اتنا مطلب نہین رکھتا ہے مناسب ہی کہ احوال شاہ شہیدان انتخاب کر لیا جای اور مطلب بندہ کا بھی یہے تھا لیکن بی اشارت باطن کی کہ فیض خاص ہے نہ لکھہ سکہا اخر کو شاہ شہیدان سے استجازہ کا طالب ہوا اونحضرت نی ثلث شب کو بعالم خواب بکمال مہربانی سے اجازت فرمائی او سوقت فقیر نی التماس کیا کہ بندہ حسب الحکم شروع کرتا ہے مگر جہان بیان واقعی مین کچھہ کم و بیش ہو آپ استعانت فرمائین اونحضرت نی بکمال توجہ اور بندہ نوازی کے زبان کرامت بیان سے ارشاد کیا کہ تو لکھہ مین خبردار ہون تجھکو اگاہ کردونگا الغرض فقیر بحکم باطن حضرت شاہ شہیدان بیان واقعی کسوت حروف ظاہری پر لاتا ہے اور جو کچھہ کتب معتبرہ اور رویای صادقہ مین زبانی حضرت شاہ شہیدان کے تحقیق ہوا ارباب دانش اور یقین کو سناتا ہی اور اس روح افزا کا نام **اعجاز مسعودی** رکھا حق تعالی پڑھنی والے کو بھی مسعود فرمائے اور مولف کو سہو و خطا سے بچائی اور مناجات فقیر کی یہہ ہی بیت

بحق کاشف اسرار مردان ✢ الہی عاقبت مسعود گردان:

داستان اول بیان متوجہ ہونے سالار

ساہو پہلوان کا طرف ہندوستان کے حسب الحکم
سلطان محمود غزنوی واسطے امداد مظفر خان کے اور متولد ہونا سالار مسعود
کا مقام اجمیر مین **داستان دوم** ذکر مراجعت سالار ساہو مع فرزند
ارجمند خود بسمت غزنی اور عنادکرنا حسن میمندی کا بسبب بت سومنات کے
حضرت سالار مسعود غازی سے **داستان سوم** رخصت ہونا حضرت
سالار مسعود کا سلطان محمود سے اور متوجہ ہونا طرف ہندوستان کے
واسطے جہاد کفار اور پہونچنا ملتان مین اور فتح کرنا دہلی کا اور گذرنا دریائے
گنگ سے اور اقامت فرمانا مقام ستر کہہ مین اور اطراف ہندوستان مین
فوج کا متعین کرنا **داستان چہارم** ورود سالار ساہو در ستر کہہ
اور وفات پانا سالار ساہو کا اور متوجہ ہونا سلطان الشہدا کا طرف
بہرائچ کے اور کافران حربی سے جنگ عظیم ہونا و شربت شہادت نوش فرمانا
اون حضرت کا **داستان پنجم** بیان کرامات بعد شہادت
اور بنای عمارت روضہ مطہرہ و بعضے احوال خوارق اون محبوب یانی کے
داستان اول جسوقت سلطان محمود غازی انار اللہ برہانہ
نے ملک زنگبار اور لنیان و بردع کو فتح کیا اور ملک عراق اور خراسان
و ماوراء النہر کو تحت حکومت مین لایا اور شریعت مطہرہ محمدی اور دین اسلام مصطفوی
کو ہر ایک ملک مین رواج دیا بحکم جاھدوا فی سبیل اللہ منتظر تخت
سلطنت پر بیٹہا تہا کہ چار شتر سوار فریادی ہندوستان کی طرف سے آ پہونچے
بمجرد اطلاع اونکو طلب فرمایا اور دریافت کیا کہ کہانکے رہنے والے ہو انہون
نے دست بستہ عرض کی کہ ہم رہنے والے ہندوستان کی مین اور اجمیر مین
بود و باش رکہتے مین اور بہیجے ہوئے مظفر خان بن تاتار خان کے مرزی

کے دادخواہ آئے ہین بادشاہ محمود نی پوچھا اجمیر کیا مقام ہے اور
مظفر خان کون شخص ہے اور اوس پر کسنی ظلم کیا شتر سوارون نے
عرض کی کہ اجمیر قصبۂ ہند درمیان پہاڑون کے واقع ہی اور وہ جگہہ
نہایت قلب ہے اور مظفر خان صاحب ہر مز تہا جب سلطان ابوالحسن
مع انبوہ لشکر ہاتیون پر سوار آیا اور ہرمز کو قتل کیا قریب تہا کہ مظفر خان
کو مع عیال ہلاک کریے ناچار مع تمام اقربا متوجہ طرف صحرا کی ہوا چند سال
سی اجمیر مین سکونت پذیر ہین امسال رلے بہیرون قلعۂ خیر سے اور
رای شوم کرنال سی مع سینتالیس راجہ وافواج کثیرہ کے مظفر خان سی
لڑنے آتی ہین چاہتے ہین کہ مسلمانون کو قتل کرین جو ہر طرف ہندوستان
مین کفار بہت اور مسلمان کم تر ہین سوا ذات عالم پناہ دوسرا دستگیر نظر
نہین آتا سلطان محمود نے فرمایا خاطر جمع رکہو انشاء اللہ تعالی ہم امداد مسلمانون
کی کرینگے آنیمین حسن میمندی وزیر سلطان نے پوچھا کہ ای آنے والو تم
خطبہ کسکا پڑہتی ہو جواب دیا خطبہ بادشاہان ماضی کا اب اگر سلطان ہماری
دادرسی فرمائیگا بنام سلطان محمود غازی خطبہ پڑہینگے سلطان کو یہہ بات
پسند آئی حکم ہوا کہ ایک سردار تجویز کرو کہ اوسکو مع لشکر قاہرہ بسر دفع
جنگ کفار روانہ کرین دستور معظم نی تین سردار ونکی نام پیش کیے کہ انمین
سے ایک کو سلطان انتخاب فرماوی ایک سلطان السلاطین ملک ہی
بختیار دوم سالار سیف الدین سوم سالار ساہو پہلوان لشکر سلطان
نی فرمایا کہ ملک ہی بختیار فوج اور سامان بہت رکہتا ہے اور عقل کوتاہ
ملک وبیع دیکہکر سر اوٹہائی اور سیف الدین مرد غیور ہی اور مزاج
مین خشم بہت رکہتا ہی شاید کہیں دورہ ہوکر منحرف ہو جای ہان سرا در لائق

کہن سال وعقل سالم وصاحب غیرت اور آزمودہ کار ہی اغلب ہی اوس
سے حرام نمکی ظاہر نہوگی یا مین خود جاؤن نہین تو اوسکا متعین کرنا
مناسب ہی ساتھہ لاکھہ سپاہ حسب ضابطہ ہمراہ لکھدو اور خزانہ واسطے
خرچ سپاہ کے سرکار سی دو اور جلد رخصت کرو کہ مظفر خان بروقت تنگ ہے
ایسا نہو کہ کمک کو تاخیر ہو اور مسلمان ہلاک ہون خواجہ حسن حسب الحکم
سلطان گہر مین سالار ساہو کے آیا اور حکم بادشاہ کا پہونچایا سالار ساہو
نے عذر کیا کہ مجکو عہد پیری مین سلطان اپنی رکاب سی کیون جدا کرتا ہے
شاید مجھہسی کوئی خطا واقع ہوئی کہ بادشاہ حکمت اور دانائی سے نکالتا ہے
ملک دور تصرف مین دوسرونکو ہی ہر طرف کفار اوٹھی ہین خواجہ سرنگون
ہوا اور کہا کہ مینے پہلی عذر کیا تہا سلطان نے فرمایا مین جاؤن یا تم جاؤ
اس حکایت سی سالار ساہو ناچار ہوئی اور خدمت مذکورہ قبول کی القصہ
چون سردار اور سات لاکہہ اور چند ہزار آدمی ہمراہ سالار ساہو کی متعین کئے
اور واسطی وزارت کے احمد میمندی کو بہی ہمراہ کیا اور خزانہ بڑا ساتہہ کیا
اور جسوقت سالار ساہو واسطی رخصت کی بارگاہ سلطانی مین حاضر ہوئی
سلطان نے شمشیر اور خنجر عنایت فرمایا اور بیان کیا کہ مین عہد پیری مین
زنہار اپنی سے جدا نکرتا ایسا بہائی دوسری کو ملنا دشوار ہی ایسی ہی
سخت مہم پیش آئی کہ تمکو روانہ کرتا ہون اور مین خود بہی آمادہ اور منتظر ہون
جسوقت زیادہ سختی پیش آئے فوراً تحریر کرنا مین ضرور پہونچونگا کسی طرح کا
اپنی دل مین اندیشہ نکرنا اور خزانہ برابر روانہ کرتا رہونگا مگر مجکو یہہ اندیشہ
ہی ملک بیگانہ مین جاتی ہو چاہئی جس مقام مین پہونچو وہانکی مقدم اور
زمیندارونکو خلعت اور اسپ دیکر اپنا بنا لینا اور اگر کوئی نذر دی تو کچہہ دیمن

روانگی خواجہ حسن

ملاسکے بجمیلہ الحمام اوسکو واپس کرنا کہ طریقہ دخل کرنیکا ملک غیر میں یہی ہی
اور ہندوستانی فسون ساز اور جادوگر اور فریب اور مکر آشنا ہین ان
سے ہوشیار رہنا اور ساتہہ حسن انتظام کی تالیف قلوب رعیت مد نظر
رکہنا الغرض بعد ہدایت طولانی کے سلطان نی فاتحہ پڑہا اور سالار ساہو
کو گلے سی لگایا اور رخصت کرتی وقت دوبارہ فرمایا کہ تمکو خدا کو سونپا ایسا
کام کرنا کہ خدا اور رسول سے شرمندہ نہو بعدہ نام بنام امیروںکو طلب کیا
اور ایک ایک کو خلعت فاخرہ اور اسپ تازی مرحمت کرکی رخصت کیا اور
زبان مبارک سے ارشاد ہوا کہ میرا بہائی سالار ساہو کو میری جگہہ سمجہنا
کہ میری رضامندی اسی مین ہے القصہ جمیع مردم خاص و عام نی ہاتہہ
جانثی دہوکر ہمراہ پہلوان لشکر کی متوجہ طرف ہندوستان کی ہوئے
کسی کو زندہ پہرنیکا اعتماد نہ تہا لیکن رسوخیت و جوش شجاعت اوس
زمانہ کی دیکہا چاہیئے کہ بحکم خداوند عالم اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ
وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ عدول حکمی حاکم وقت گوارا نکی مردانہ وار منہ طرف ہندوستان
کے کیا بتاریخ نہم ماہ ذیحجہ سنہ احدی و اربعمائة ڈیرہ سالار ساہو کا قندہار
سی نکلا اون روزونمین سلطان محمود بہی قندہار مین تہا پہلوان لشکر نے
بیرون شہر چند روز مقام کیا تا سر انجام سپاہ بخوبی تمام ہو جاوے اور کیسوین
محرم کو براہ ٹہٹہہ متوجہ اجمیر کا ہوا شتر سواران فرستادہ مظفر خان کو رہبر
بنایا تہا منزل بمنزل راہ بادیہ طی کرتے تہی فوج آراستہ اور قراول آگے
آگے چلتی تہے چودہوین منزل مین قراولون نے دیکہا کہ فوج عالم غیب سے
پیدا ہوئی اور تمام اہل لشکر حیران ہے تہے جو قراولون نے کبہی ایسی فوج
نہ دیکہی تہی حیرت ہوئی پیران اہل غیب نی پوچہا کہ افسر لشکر کون ہی

اونہون نے کہا سالار ساہو نام ہی مردان غیب نی کہا تمہارے
سردار کو اس سفر مین دو فائدی حاصل ہونگی ایک تو فتح کفار پر دوسرے
فرزند نرینہ پیدا ہوگا یہہ کہکی مردان غیب غائب ہوگئی قراولون نے یہہ
مژدہ سالار ساہو کو پہونچایا وہ اس مژدہ روح افزا سے نہایت شاد
ہوئے اور غم اور افسردگی راحت اور خوشی سے مبدل ہوئی دوسرے
دن پھر ایک فوج عالم غیب سی پیدا ہوئی کہ سب اہل فوج خوبصورت تھے
انہون نی بہی بطریق روز اول سوال کیا اور بشارت فرزند و ظفریابی از
کفار ارشاد کی اور قراولون نے یہہ واقعہ حال بیان کیا اور پہلوان لشکر
نی نہایت خرمی سے سجدۂ شکر ادا کیا اور روانہ منزل مقصود ہوئی روز
سوم بہر سابق دستور ایک فوج عالم غیب سی پیدا ہوئی کسی کی تن پر سر
نتھا بلکہ اپنے اپنے سر بغل کی نیچی لئی ہوئی گھوڑون پر سوار آتی تھے قراولان لشکر
کو زیادہ تحیر نی گھیرا اپنی دل قوی اور مضبوط کر کے دریافت کیا کہ حضرت سلامت
خدا کیواسطے ہماری حیرانی اور پریشانی کو دفع کیجئے روز اول مردان پیر
کو دیکھا روز دوم جوانان حسین کو روز سوم آپ کو اس ہیئت کذائی سے
معاینہ کیا اونہون نے جواب دیا کہ فوج پیران مردان غیب تھی اور
جوانان خوبصورت کو مردمان مناف کہتی ہین جسوقت دو فوج مقابلہ کرتی ہین یہہ
حکم خدا سے ایک گروہ کا اوراونکی گھوڑون کا منہ پھیر دیتی ہین ایک کی
ہزیمت دوسرے فوج کی فتح ہوجاتی ہی اور ہم شہید ہین دین اسلام
رکھتی ہین اور گروہ ہین امام حسنؑ امام حسینؑ کے رہتی ہین اور نظر ہماری
توحید پر ہی اور سردار اس فوج کا امحہ شہید اور سر لشکر ہمارا محمد بلخی ہے
عقب مین شکار کرتا چلا آتا ہے اور بادشاہ لشکر سالار مسعود ہی اور وہ

بہی صلب پدر سے رحم مادر مین نہین آیا پھر قراولان لشکری عرض کے
کہ نام اوسکے باپ کا کیا ہی کہا یہی سالار ساہو سردار لشکر ہمارا اس
گفتگو مین سالار ساہو قریب پہونچے سواران بیسر گہوڑون سی اوترے
اور سالار ساہو کو سلام کیا اور زمین بوس ہوکے غایب ہوئے یہہ تعظیم
اونکی بخاطر سلطان الشہدا تہی چنانچہ کاشف اسرار شیخ فریدالدین عطار
فرماتے ہین **بیت** گر نہوتی ذات حق کی درمیان ٭ سجدہ کیون آدم
کو کرتے قدسیان ٭ الغرض قراولان لشکری واقعہ حال مفصل بخدمت
سالار ساہو عرض کیا ان باتون روح افزا سے سالار ساہو کو ایک حالت
اور ذوق دوسرا منجلی ہوا اور خواجہ احمد ہمیندی کو اپنے سامنے طلب کر کے
کہا کہ مدت پچیس سال کی ہوئی کہ مین کدخدا ہوا ایک پارہ گوشت بہی متولد
نہوا الحال وقت پیری پہونچا نا امیدی ہوئی تہی لیکن بشارت سے مردان غیب
کی امید قوی ہوئی کہ صورت معنی کو بکسوت فرزند چشم ظاہر سے مشاہدہ کرونگا
دو تین دن سے عجب ایک حالت اور ذوق سے اپنے دل کا ایک دوسرا
عالم دیکہتا ہون اور باطن اپنے سینے مین لمعہ نور جلوہ گر پاتا ہون کہ جو کچھ رب تعالے
سے طلب کرونگا فوراً موجود ہو جائیگا فتح ملک ہند کیا چیز ہی یقین ہی کہ
یہہ حالت نور ولایت سلطان الشہدا سے ہوئی نقل ہی کہ جب تک حضرت
عیسی شکم مریم مین رہے جو کچھ خدا تعالی سے طلب کیا وہ پایا یہانتک کہ جس
درخت میوہ دار کے پاس گذر ہوتا تہا وہ درخت خود بخود سرنگون ہو جاتا تہا تا
حضرت مریم میوہ باسانی اپنے ہاتہہ سے توڑکر تناول فرمائین اور جسوقت حضرت
عیسی پیدا ہوچکے ہر چند مریم نے ہاتہہ طرف درختون کی بڑہایا میوہ ہاتہہ نہ آیا حیران
ہوئین اوسوقت الہام ہوا کہ وہ تصرف حضرت عیسی علیہ السلام کی برکت سی تہا

سبحان اللہ و من سعد فی بطن امہ یعنی پاک ہی اللہ اور وہ شخص نیک
ہے جو نیک بطن ماں اپنی کے ہی سبحان اللہ یہہ توصیف شانمین مسعود کے
روز ازل سے ہی الغرض سالار ساہو راہ بادیہ طی کر کے قریب اجمیر کی پہونچے جب
تین شبانہ روز کی راہ قلعہ اجمیر رہا وہان مقام کیا اور مظفر خان کو اطلاع فرمائی
اتنے مین ایک قراول نے خبر دی کہ زیر کوہ ایک چشمہ ہی کہ قریب اوسکی سایہ درخت
مین ایک درویش عبادت خدائی کرتا ہی سالار ساہو بمجرد سننی نام درویش کے
متوجہ طرف درویش کے ہوئی خدمت مین اوس بزرگ کی پہونچکر سلام کیا
اور زمین چومی اور مودب پاس بیٹھی درویش نے منہ طرف سالار ساہو کے
کر کے کہا کہ پدر سالار مسعود اچھی طرح سی ہو یہہ سر و قد اوٹھ کے تسلیم بجا لائے
اور عرض کی کہ اپکی توجہ اور عنایت سی اچھی طرح ہون درویش کے سامنے
ابریق پر آب رکھی تھی اشارہ کیا کہ اسمین سے پانی لیکر وضو کرو اور دو رکعت نماز
ادا کرو اور درمیان ہر رکعت کی بعد سورہ فاتحہ اذا جاء نصر اللہ پڑہو بعد
سجدہ آخرین ہفت بار سبوح قدوس ربنا و رب الملائکۃ والروح
اور تین بار درود اوپر محمد صلعم اور آل اونکی کے بہیجکر سر سجدہ سے اوٹھاؤ اور حق
تعالی سے حاجت طلب کر انشاء اللہ تعالی فتح کافرون پر اور فرزند نرینہ حق سبحانہ
تعالے عطا فرمائیگا سالار ساہو حکم درویش بجالائی پہر اوسنے کہا کہ ہاتھہ اس
درخت کیطرف بڑہاؤ سالار ساہو نے بڑہایا تو ایک پہل نیم پختہ ہاتھہ آیا درویش
نی فرمایا اسکو نگاہ رکھو جب تمہاری زوجہ غزنی سے آوی آدہا تم کہانا اور
نصف دوسرا اپنی عورت کو کہلانا حق تعالی تمہاری صلب سی ایک فرزند قطب
عطا فرمائیگا کہ مغرب سی مشرق تک عالم امکان روشن کر جائیگا یہہ بشارت
دیکر رخصت کیا سالار ساہو نی اپنی مقام سے ہزار روپیہ اور دو ملاقہ صوف

ایک کشتی مین لگاکر خدمت درویش مین بہیجا درویش مسکرایا اور کہا کہ یہہ روپیہ اور حلوہ تمہاری صاحب کو بخشا ہمارا ہدیہ یہی ہے کہ جلد اجمیر مین جائے کافرونکو فی النار کرے کہ مسلمان محنت سے رہائی پائین یہہ مژدہ پاکر فوراً سالار ساہو نے کوچ کیا اور دو پیک پہلی بہیجے کہ مظفر خان کو خبر دین کہ ہم سات لاکہہ سپاہ سے تیری مدد کو آتے ہین دل قوی رکہہ جسوقت پیک قریب اجمیر کے پہنچے کیا دیکہتے ہین کہ کافر اجمیر کو گہیرے ہین کسی طرف سے راہ جانیکی نہین ہے توقف تہا ہنگام شب جسطرح ہوسکا دروازۂ قلعہ تک پہونچے اور بشارت ورود لشکر ظفر پیکر مظفر خان کو پہونچائی خان ممدوح یہہ خبر راحت القلوب سنکر خود دوڑے اور قاصدونکو گلے لگایا تمام حال دریافت کرکے حکم دیا کہ شادیانے بجین جسوقت نقارے بجنے لگے کفار کو تعجب ہوا کہ جو شخص قلعہ بند ہوا اسکو شادیانہ بجوانے سے کیا کام ہے ناگاہ جاسوسونے خبر لائی کہ ساہو سالار معہ ہفت لکہہ و چند ہزار سپاہ غازی سے واسطے امداد مظفر خان کے آیا ہے کلہ یا پرسون تک داخل ہوجائیگا یہہ سنتے ہی ارباب تربیع کے حواس خمسہ پراگندہ ہوئے اور تمام کافر بیدل اور لاعلاج ہوئے آخر کار سب نے متفق ہوکر مشورہ کیا کہ نصف لشکر یہان رہے اور نصف لشکر لیکر ہم آگے بڑہکر مقابلہ کرین ہر پرشاد وکیل رای بہیرون نے کہا کہ ایسا جو مجا عقل تمہاری گم ہوگئی کہ نام جنگ کا لیتے ہو تم ادہر لڑنے جاؤگے ادہر مظفر خان چہاپا ماریگا درمیان مین تم سب کو لیکر چارونطرف سے ٹوٹ پڑینگے سوای مرگ کچہہ ہاتہہ نہ آئیگا صلاح وقت یہہ ہے کہ ایک طرف ہوجاؤ اور میدان پکروتا کہ وسعت جنگ و جدال رہے یہہ تدبیر سبکو پسند آئی اسیوقت کوچ کیا ادہر یہان مظفر خان نے بہی نقارہ رحیل بجوائی اور سوار ہوکر

خدمت مین سالار ساہو کے حاضر ہوا اور آداب مریدانہ بجا لایا اوسحضرت
نی گلے سی لگایا اور متوجہ ہو کر تمام حقیقت حال دریافت کی نہایت تسلی اور طمانینت خاطر
عطا فرمائی اور اوسیوقت کوچ کیا جب تین کوس اجمیر رہا مظفر خان گھوڑی
سی اوترا اور دست بستہ عرض کی کہ مین قلعہ سی باہر آتا ہون آپ استراحت
فرمایئی سالار ساہو نی کہا کہ مجکو بادشاہ محمود نی قربتاً الی اللہ تمکو مسلمان
سمجہکر واسطی امداد او کمک کی بہیجا ہی مجکو سزاوار نہین ہے کہ تمہاری عیال
کو قلعہ سی نکالدون اور خود قلعہ مین ڈیرہ کردان بدشگنی متصور ہوگی دوسرے
یہہ کہ ہم مرد میدان ہین ہمکو قلعہ سی کچھہ کام نہین ہی ہر چند مظفر خان نے اصرار
کیا سالار ساہو نی قبول نفرمایا اور اوسی جا قریب چشمہ ڈیرہ کیا اور مظفر خان
کو اور اوسکے سرداروں ہمراہی کو خلعت فاخرہ اور اسپ تازی مرحمت کرکے
رخصت فرمایا کہ آجکے دن تم قلعہ مین جاؤ اور اپنی سپاہ کو تسلی دو صبحکو ہم
باہم مصلحت کرکی ایک کام کرینگی الغرض مظفر خان اوسوقت رخصت ہو گیا
علی الصباح معہ سامان ضیافت حاضر ہوا پہلوان لشکر ظفر اثر نے بعد تناول
طعام خاصہ حکم فرمایا کہ جمیع امرا معہ مردان لشکر مسلح ہو کر سوار ہون اور خود
بدولت بہی مسلح ہو کر سوار ہوئی اور ذوالفقاری و قرنا و سرغولن و شہنا و مزامیر
اور جو کچھہ باجے جنگ کی ہوتی ہین الکبارگی بجنی لگے اور ڈنکی پر چوب پڑی
الغرض پہلوان لشکر ساتھہ کمال جاہ و حشم اور سپاہ نصرت شیم کے
قریب میدان کارزار پہونچی اوسوقت سالار ساہو ساتہہ صفین آراستہ
کرکے شیرانہ طرف کافرونکی متوجہ ہوئے پہر وہ دن آیا تہا کہ جنگ آغاز ہوگیا
فیل سے فیل سوار سی سوار پیادہ سی پیادہ شب رات دن جنگ مین مشغول
ہوئے تیسرے دن کافر بہاگی اور غازیون نی بارہ کوس تک تعاقب کیا تہا

کفار فی النار ہوئی اور تہوڑےسی سردار اونکی زندہ گرفتار ہوئی کفار کو شکست
فاش ملی اور غازیونکو فتح حاصل ہوئی سالار ساہو نے عرضداشت بخدمت
سلطان محمود مین گذرانی کہ بفضل وتائید قادر بیچون وباقبال بندگان ہمایون
مدت سہ سالہ مین جمع کافر خاسر کو واصل جہنم کیا اور جو تہوڑےسی زندہ رہی
ہین وہ ذلیل وخوار گوشۂ صحرا مین چہپتی پہرتی ہین سرحد ملک سی نکل گئی ہین
تمام ملک قبض وتصرف مین آیا مظفر خان کی ہر طرح سی دلجمعی ہوگئی اور
مسلمانونکو حضرت کی بدولت راحت ملی کسی طور کا اندیشہ اور کہٹکا باقی نہین رہا
انکی نام کا سکہ اور خطبہ جاری ہی اگر حکم ہو تو ایک لشکر جرار ملک نوگرفتہ مین
چہوڑ کر خود خدمت عالی مین حاضر ہون اشتیاق قدمبوسی حد سی زیادہ ہی
بمجرد پہونچنی عرضداشت کی سلطان کو فرحت تازہ اور مسرت بی اندازہ حاصل
ہوئی تین دن تک جشن عام رہا اور شادیانی بجا کئی پہر عرضداشت کو مزین بدستخط
خاص کیا کہ ای بہائی ملک نوگیر ہی چند روز قیام چاہئی تا کہ اچہی طرح سی بندوبست
ہو جائی مبادا تم اسطرف مراجعت کرو اور کفار مقام خالی پاکر غلبہ لائین تو مشقت
اور زحمت ضایع ہو بعدہ یہ فرمان اور خلعت فاخرہ اور اسپ خاصہ معہ مغلمہ و
کرمیہ مسماۃ ستر مغلا واسطی پہلوان لشکر کی عنایت فرمایا اور چند خلعت اور
گہوڑی واسطی دوسری امیرون کی بہی روانہ کئی جسوقت فرمان سلطان کا
معہ خلعت ودستہ مغلا کی اجمیر مین ورود ہوا سالار ساہو کو ایسی خوشی حاصل
ہوئی کہ قبا جسم مین تنگ ہوگئی اپنی پیرہن مین پہولی نہ سماتی تہی وہ میوہ
جو درویش نی دیا تہا اسکا نصف خود تناول کیا اور نصف ستر مغلا کو
دیا اور ہم بستر ہوئی موافق بشارت دینی رجال الغیب ولشکر شہدا اور
درویش باخدا کی اوسی شب کہ تاریخ نہم ۹ شوال سنہ اربعہ واربعمایہ یعنی

چار سو چار سن ہجری کو سالار مسعود دلپشت پدر سی رحم مادر مین تشریف لاے ور
وقت چاشت سالار ساہو باہر آئی دو ہزار روپیہ فقیرون اور محتاجون کو
تصدق دیے اور مجلس جشن آراستہ فرمائی نو مہینے ساتھہ عیش وعشرت کے
تمامین گذری دسوین مہینی بتاریخ بست ویکم ماہ شعبان المعظم سنہ خمسہ واربعمایۃ
یعنے ۴۰۵ ہجری کو پچہلی پہر ستر معلا کو درد زہ شروع ہوی خلیفہ میمون نی
سالار ساہو کو مژدہ فرحت افزا پہونچایا سالار اوٹہی اور وضو کر کے بعد دوگانہ
ادای شکریہ کے درویشان وحافظان قرآن کو برابر بٹہا کر ختم قرآن
کیا اور شیرینی منگا کر بارواح رسالت پناہ واسد اللہ الغالب وبزرگان دیگر
فاتحہ پڑہا اور چند ہزار روپیہ فقیرون اور محتاجون کو تصدق دئی بحکم پروردگار
عالم وقت صبح صادق روز یکشنبہ اول ساعت آفتاب سعد اکبری سالار مسعود
سعید ازلی مانند آفتاب عالمتاب متولد ہوئی خلیفہ میمون نی دوبارہ جاکی
مبارکباد تولد فرزند کی دیکر انعام طلب کیا دو ہزار روپیہ خلیفہ کو مرحمت ہوئی
اور فرمایا کہ فرزند دیکہا کیسا ہی خلیفہ نی عرض کی صورت مین یوسف ملاحت
مین ابراہیم ہی نور محمدی چہرہ سی ظاہر ہی سالار ساہو خوشی سی ایسا باغ باغ
ہوا کہ اپنی پیرہن مین نہ سمایا اور منجمان دقیقہ رس کو بلایا کہ طالع فرزند کو
دیکہین کس ساعت پیدا ہوا ہی ستارہ شناس نی اپنی پوتہی دیکہکر نہایت
خوشی اور شادمانی سے التماس کیا کہ اول ساعت کہ آفتاب سعد اکبر نے
قرار دیا ہی یہہ فرزند پیدا ہوا ہی جہانگیر ہوگا اور مشرق سے مغرب تک اسکا نام
مسعود مشہور ہوگا سالار ساہو سجدہ شکر بجا لایا کہ الحمد للہ جو کچہہ مردان
غیب نے اور درویش ہی نے بشارت دی تہی ظہور مین آئی پہر منجمون کی طرف
مخاطب ہو کر فرمایا کہ قبل از پیدائش مردان غیب درویش نی نام اسکا مسعود

بتایا تہا اور لوح محفوظ پر لکہا ہے مین کیا حکم کرون بعدہ ایک ایک ستارہ شناس
کو خلعت مع اسپ اور صرہ زر دیکر رخصت کیا اور شادیانی بجوائی تمام شہر
اجمیر مین امیرونکی دروازونپر نوبت خوشی کی بجنے لگی اور رقص وغنا کی دہوم
ہوئی بعدہ بخدمت سلطان محمود حقیقت حال تولد فرزند کی عرضداشت
گذرانی بادشاہ حجازی نی فرط شادمانی سے حکم جشن عام دیا اور دو
خلعت فاخرہ اور اسپ تازی واسطے سالار ساہو اور مسعود کے بہجوایا
اور فرمان عطای ریاست ہند بہی روانہ فرمایا کہ ریاست ملک ہندوستان
کی ہمنے اپنی خواہرزادے کو مرحمت کی سلطان ساہو کو حکمرانی مع فرزند مبارک
ہو اور راجیپال والی قنوج نے اگر اطاعت اسلام قبول کی ہو بہتر ورنہ عرضداشت
کرو کہ مین خود پیشبار سیر ہندوستان کرون اور خواہرزادہ اپنی کو بہی دیکہون بمجرد
پہونچنی اس حکمنامہ کے خواجہ احمد حسن میمندی کہ عناد ذاتی رکہتا تہا سوختہ
ہو گیا الغرض سالار ساہو نے ہرچند رای جیپال کو ہدایت فرمائی
لیکن وہ اپنی سیاہ قلبی سے بلہ راستی پر نہ آیا اور بقوت متمردان اطراف
وجوانب کہ ہر ایک شہر سی بیباک کی جمع ہوئی تہے صلح بہی نہ کی بلکہ
نخوت اور پندار کثرت افواج سے عزم بالجزم رکہتا تہا کہ ملک سلطان پر
خاصتہً دوڑ لیجاوی گا اور لوٹ مار کریں پس سالار ساہو نی اوسکی کوتاہ اندیشی
سے عاجز اور تنگ آ کر سلطان کو واقع حال سی اطلاع دی بادشاہ نی
بمجرد ملاحظۂ عرضداشت کوچ فرمایا مدت قلیل مین مع لشکر کثیر اور جوانان
جنگ آزمودہ اور پہلوانان رستم زمان رکاب نصرت توامان مین لیکر
وارد ہندوستان ہوا سالار ساہو اور مظفر خان مع لشکر اسلام واسطی
استقبال کے آگے بڑہی اور سلطان کو اجمیر مین لائی سالار مسعود سی نذر دلوائی

اور ہر قسم کی تحفہ تحایف اور نقد و جنس پیشکش کے سلطان محمود نے
... سالار ساہو کو بخشا اور رجب تک اجمیر مین رہے کوئی دم سالار مسعود کو
نگاہ کی سامنی سے جدا نکیا بعدہ بقہر و غضب تمام لشکر آراستہ کر کے
متوجہ قنوج کی ہوئے اور پہلوان لشکر اور سالار مسعود اور مظفر خان کو
مقدم لشکر کر کی روانہ کیا جبکہ سلطان محمود نواحی کشمیر مین پہونچا والی اوس شہر کا
بندگان عالی مین ملا اور برسم قراولی بمقدمہ لشکر روان ہوا اہل اسلام
بیابان طی کرتے ہوئی سرکشان اور سرداران سرکش کو لوٹتی ہوے
شہر متہرا مین داخل ہوئی وہان عمارت دیکھی کہ جملہ بناہای شہر مین سی ہزار
قصر سنگ رخام اور مرمر کی بنائی ہوئی تہی اور بتخانے کثرت سی تھے اور
تمام اصنام مین سی پانچ بت طلائی تھے کہ بجای چشم دو یاقوت سرخ
تعبیہ کئی تھے اور ہر ایک بت کے دو لڑی مین یک لوح یاقوت آبدار بوزن
چہار صد مثقال طلا گوندھی ہوئے تہی اور اصنام سیمی حد سی زیادہ تھے، پس
سلطان محمود نے آتش بتخانون مین لگا دی اور طرف قنوج کی متوجہ ہوئے
اور معظم سپا اپنی کو عقب مین چہوڑا کہ شاید راجہ جیپال والی قنوج قلت
اعوان و انصار دیکھکر ثابت قدمی اختیار کری اور ہزیمت سی عار کری کہ
مقدم ملوک ہند تہا یہہ حال تاریخ روضۃ الصفا مین بتوضیح تمام لکھا ہے
الحاصل سلطان محمود نے اثنای راہ مین جہان نشان سرکشی کا پایا اوس قصبہ
کو تاراج کیا اور بتاریخ ہیژدہم ماہ شعبان سنہ ۴۰۷ سبع و اربعمائۃ قنوج مین
پہونچی کنارہ دریا چار قلعی رفیع الشان اور دس ہزار بتخانی ملاحظہ فرمائے
تاریخ عمارت بتخانون کی سیصد ہزار سال پہلی سی کندہ تہی اور برادران جیپال
اونمین رہتے تہے باہر نکل کی مقابلہ کیا اور لشکر اسلام نی بہی دہاوا کر دیا اکثر ونمین

سات قلعی فتح کئی اور مال غنیمت بحساب داخل سرکار سلطان محمود ہوا بعدہ
بجانب خاص رای جیپال توجہ فرمائی کہ وہ کثرت دکی ملک اور کثرت اموال اور
افواج مین اپنی بہائیونسی زیادہ نامور تہا بعدہ طرف قلعہ رای جیپال
منہ کیا اوسنی شجاعت لشکر اسلام دیکہکر قلعہ چہوڑا اور بہاگا لشکر ظفر پیکر
نی تعاقب کیا بہت سا مال اور فیل وغیرہ غنیمت پائی صاحب تواریخ محمودی
لکہتا ہے کہ جو سلطان محمود نی مہم ہندوستان سی فراغت حاصل کی تو متوجہ
غزنی ہوا پہلوان لشکر مع جاہ و حشم تا سرحد لاہور ہمرکاب سلطان
گیا اوس منزل مین سلطان محمود نی نہایت توجہ اور لطف سی فرمایا کہ تم
میری ساتہہ نہ جاؤ مین تمکو ریاست ہندوستان دی چکا ہون اسکا انتظام
کرو ایسا نہو کہ مشقت اور روپیہ ضایع ہو جاے پہر خلعت سرفرازی عطا فرمایا
اور پنذرہ رخش عراقی مرحمت کئی اور سالار مسعود کیطرف بہی توجہ بیکران
فرمائی اور ظفر خان کو بہی خلعت اور اسپ سی سربلندی عنایت ہوئی اور
ہمراہ پہلوان لشکر کی کیا کہ پرداخت احوال کی کماحقہ کرنا الغرض پہلوان لشکر
نی اجمیر مین آکر امیرونکو واسطی تسلی رعیت اور خبرگیری مظلومونکی ملک قدیم مین
تعین کیا اور رای جیپال سی بہی کچہہ سالیانہ بطریق پیشکش مقرر کرکے بشرط
خدمت کی ملک قنوج مسترد کیا خود باحشمت و شوکت اجمیر مین بکامرانی و بعیش
زندگانی مین مشغول ہوئی اور بنیابت سلطان محمود سلطنت ہندکر نیلگی
لیکن عشق فرزند دلبند سی رکہا جب عمر سالار مسعود کی چار سال اور چار ماہ
و چار روز کی ہوئی آگے حضرت سید ابراہیم کے بسم اللہ پڑہائی چند ہزار
روپیہ و چار گہوڑی میر ممدوح کو مرحمت فرمائی اور اور بخشش اور انعام
اور ہر قسم کی طعام جسقدر روز ولادت ہوئی تہے اوسی المضاعف

ہوی حق سبحانہ تعالی نے اوسکو علم لدنی عطا کیا تہا جو نو برس کا سن ہوا
اکثر علوم صوری و معنوی اونپر منکشف ہوئی اور دس برس کی عمر مین شب
بیداری اور عبادت مین بی نظیر ہوئے یہانتک کہ وقت چاشت حجرہ سے
باہر اتی تہے اور ہمراہ درویشان کاملین اور علماء عاملین کے طعام تناول
فرماتی تہی پھر واسطے قیلولہ کی تشریف لیجاتی تہے بعد از ظہر کچہری دیوانی
مین نور افروز ہوتی تہی بعدہ جمیع پسران امرا و ملوک کہ ہمعمر تہی ہمرکاب لیکر
کبہی سکار کو جاتی تہے اور کبہی شغل تیر اندازی اور نیزہ بازی ہوتا تہا اور کبہی
چوگان کہیلتے تہی اس اثنا مین جو سائل سوال کرتا تہا کبہی رد نکرتی تہے بقدر
حیثیت اوسکی عطا فرماتی تہے کسیکو نقد کسی کو جنس خواہ خنجر اور شمشیر اور اسپ
اور دوشالہ وغیرہ دست جود و سخا سی اکثر عنایت فرمائی محتاجونکو غنی کر دیا
اور زہد و تقوی کا یہہ حال تہا کہ ہمیشہ باوضو رہتے اور اکثر نماز مین غسل سنتی
بجالا کے ادا کرتی تہے اور نفاست طبیعت یہہ تہی کہ ہمیشہ لباس صاف
اور براق اور نفیس معطر قسم عطریات سی زیب اندام شریف فرماتی تہے
اور برگ پان کو بہت دوست رکہتی تہے اور چند ہزار جوانان فرشتہ رو
اور شائستہ روزگار کہ مجلس مین بیٹہتی تہے وہ بہی اسیطرح مصفا رہتے تہے
جو کوئی سلطان الشہدا کا جمال یوسفی معاینہ کرتا تہا زلیخا کیطرح عاشق زار
ہو جاتا تہا ایسا ہی کوئی سیہ قلب تہا جو نور ولایت پر ایمان نہ لاتا تہا
بعد از ائمہ معصومین رضوان اللہ علیہم اجمعین نور محمدی ایسی ہی مردان
[illegible] کہ چہرہ سی نمایان تہا کہ مردم کو طرف توحید کی ہدایت کرتی تہے
[illegible] جمال مصطفی کو دیکہا ؎ لاریب کہ عالم صفا کو دیکہا
[illegible] جسنے کہ نظر پڑی خدا کو دیکہا

داستان دوم مراجعت سالار ساہو اور سالار مسعود کی طرف غزنی کے اور عناد لیجانا خواجہ حسن میمندی کا سالار مسعود سے بسبب خرابی بت سومنات کی

جب سالار مسعود نے عمر دہ سالگی مین اکثر ولایت ہندوستان کو فتح کیا اور بزور شمشیر کفار کو سرکشی سے باز رکھا نے بتکلف خراج آنے لگا اور سلطان محمود اون دنو مین ملک خراسان مین رونق افروز تہے ناگہان متمردان کوہی نے متفق ہوکر چاہا کہ ملک کاہلیر کو تاراج کرین وہانکے حاکم ملک جہجو نے عرضداشت کی کہ آپ نے حکومت ملک کاہلیر کی اس خادم کو عطا فرمائی تہی الحال اقربای رای کلچند بحمایت چند ہزار متمردونکی ملک تاراج کیا چاہتے ہین جلد امداد فرمائی یہہ خبر وحشت اثر سنکر بادشاہ غازی نے حکمنامہ بنام سالار ساہو جاری فرمایا کہ ساتہہ ہی پہونچنے فرمان ہذا کی نصف لشکر ملک اجمیر مین چہوڑ دو اور جعفر خان کو واسطے حفاظت دیار مفتوحہ کی مقرر کر دو اور نصف لشکر ہمراہ لیکر فوراً طرف کاہلیر کی کوچ کرو سالار ساہو نے تعمیل حکم سلطانی کیا لیکن اوسوقت قریب ملک مذکور کے پہونچے کہ جب کفار ملک کہ تاراج کئے ہوئے اپنے مکان کو جاتے تہے اثناء راہ مین اطلاع پائی لشکر اسلام کا مقابلہ ہوا ایک پہر کامل جنگ عظیم رہی ہزارونکا کہیت پڑا مسلمان غالب آئے کفار نے شکست فاش پائی ہتیار چہوڑکی بہاگ گئی چالیس سردار مقید ہوآئی سالار ساہو ساتہہ فتح وظفر کی شہر مین داخل ہوئی اور سلطان محمود غازی کی خدمت مین فتحنامہ روانہ کیا بادشاہ کو نہایت خوشی حاصل ہوئی

بدستخط خاص مزین فرمایا کہ ہمنی اس جانفشانیکی عوض مین سوائے جاگیر
قدیم کے حکومت ملک کاہلیر کی اپنے بہائی فتح جنگ کو عطا فرمائی سکونت
دائمی اختیار کرین جسوقت یہہ فرمان سلطان پہونچا سالار ساہو نی بنام
نامی سالار مسعود نامہ روانہ کیا کہ رئیسان اجمیر کو مناسب مقام مستقر کر کے
مع والدہ ماجدہ خود متوجہ اسطرف کی ہو بعد طی منازل کے قاصد اجمیر مین پہونچا
سلطان الشہدا نی موافق تحریر پدر بزرگوار کے عمل کیا اتفاقاً روز دوم
شکار کہیلتی ہوئے قصبۂ راول مین وارد ہوئے وہانکی زمیندار شیوکن اور
شتوحنسر پورہ حسن میمندی واسطے استقبال کی حاضر ہوئی ہرچند باب ضیافت
مین اصرار کیا لیکن سلطان الشہدا نے قبول نہ فرمایا اور بیرون قصبہ خیام
عالی برپا فرمائی سحرگاہ دومن شیرینی زہرآلود لایا سلطان الشہدا نے
علم باطنی سی دریافت کر لیا لیکن مصلحتاً خاموش ہو رہی اور دونو تہا بکون
کو خلعت دیکر رخصت کیا اور شیرینی نگاہ رکہی دوسرے منزل مین کتون کے
سامنی رکہوائی وہ سب کہاتی ہی مر گئے حضرت نی مسکرا کر فرمایا شاید
ہمکو بہی اس کافر نے کوئی مرد ظاہر بین جانا تہا کہ مٹہائی مین زہر ملا کی
بہجوایا یہہ کرامت مشاہدہ کر کے جمیع حضار متحیر ہوئی مگر ستر معلےٰ آ
خبر وحشت اثر سنکر نہایت ملول ہوئین حضرت سالار مسعود نی تشفی دی
اور خیرات جاری فرمائی اور ہنگام سحر اوسی جا مقام کیا بعد تہوڑی دیر
کے والدۂ ماجدہ سی شکار کی بہانی سے چند ہزار جوانان رستم زمان
در رکاب فرما کی طرف راول کے متوجہ ہوئی جب اندر شہر کی پہونچی جاسوس
خبر لائی کہ شیوکن غسل کر کی بتخانہ مین گیا ہی پوجا کر رہا ہے سلطان الشہدا
نے فوراً دہاوا کیا لشکر مخالف بہی آکر مقابل ہوا قریباً ایک پہر سے

جنگ عظیم ہوئی سیکڑونکا کہیت پڑا لشکر اسلام نی داد جوانمردی اور
بہادری دی کفار نی ہزیمت پائی شیوکن گرفتار ہوکر سامنے سالار
مسعود کے آیا اوسحضرت نی حکم تشہیر کا دیا اور ملک کو تاراج کیا اور تمام
لشکر کو خلعت عطا فرمایا اور ایک عرضداشت واقع حال کی خدمت مین
سلطان محمود کی روانہ کی اور خود بدولت مع جاہ وحشم متوجہ کابلہ ہوئے
جب کوس بہر کا فاصلہ رہا سالار ساہو غلبۂ شوق سے واسطے استقبال
کی آئے سلطان الشہدا کہوڑسی اوترکر قدمبوسی بجالائی **بیت** ✤
بڑہا کے ہاتہہ پدر نی بہی ہمکنار کیا ؎ جبین پہ بوسے دئے اور خوب پیار کیا
مردمان ظاہر بین کو حیرت ہوئی کہ عیسیٰ علیہ السلام فلک چہارم سے
اوترآئی یا حضرت صاحب الزمان نی خروج کیا یا حضرت یوسف ع
علیہ السلام باغ رضوان سے تشریف لائے اور یہہ نہ سمجہے کہ خداوند عالم
نی ظہور فرمایا ہی **شعر** چاہئی اسجا پہ مرد حق شناس ؛ تا کہ دیکہے
شاہ کو در ہر لباس ؛ **الغرض** سالار ساہو اپنی فرزند دلبند کو ہمراہ
لیکر محل سرا مین داخل ہوئے سات دن جشن عام رکہا اتفاقاً اوسطرف
نراین برادر شیوکن باستمداد حسن میمندی خدمت سلطانِ محمود غازی
مین فریادی پہونچا بر عکس وقوع واقعہ زبان پر لایا اتنی مین عرضداشت
سلطان الشہدا کی بہی پہونچی بادشاہ نی اقوال طرفین سے آگاہی پائی
فوراً پروانہ بنام سالار ساہو اور سلطان الشہدا روانہ فرمایا کہ کسی شخص
معتمد کو وہان مقرر کر کی یہان جلی آؤ اور گنہگارونکو بہی حفاظت سی
پہونچاؤ ہم اپنی سامنی تحقیقات کر کی سزا دینگی جسوقت یہہ پروانہ عالی
صادر ہوا سالار ساہو نی مع فرزند ارجمند فوراً کوچ فرمایا بعد طی منازل بار ربات

بارگاہ سلطانی ہوئے بادشاہ نے طرح طرح کی مہربانی حق مین سالار مسعود
کے ارزانی فرمائی اس الطاف بے پایان سے دونو شاہزادے سلطان مسعود
اور سلطان محمد رشک لے گیے بعدہ سلطان محمود نے خلوت مین سالار
ساہو سے شورہ چاہا کہ طرف سومنات کی لشکر کشی کا عزم رکہتا ہون
تمہارے نزدیک کیا بہتر ہے اوںحضرت نے بیساختہ جواب دیا کہ عین مصلحت
ہے انشاء اللہ تعالی آپ کی فتح ہوگی یہہ بات بادشاہ کو بہت پسند
آئی سالار ساہو کو واسطے خبرداری کفار کے طرف کاہلبر کی روانہ کیا
اور خود بدولت معہ سالار مسعود غازی اور لشکر ظفر پیکر متوجہ سومنات
کے ہوئے پس اوّل بادشاہ ملتان مین وارد ہوئے وہان سامان جنگ
اور لشکر آراستہ کیا چنانچہ روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ سومنات اعظم
اصنام ہندوستان تہا اور دس ہزار قریہ معمور واسطے اصراف سومنات
کے وقف تہے اور ہر قسم کا جواہرات اوسمین جمع تہا کہ کسی بادشاہ کی
خزانہ مین دسوان حصہ اوسکا نہ تہا اور عمارت سومنات نہایت وسیع
اور بافضا کنارہ دریا کسی اگلے راجہ نے بنوائی تہی اور ایک زنجیر طلائی
دو سو من کے دروازہ پر لٹکائی تہی اور اوسمین ہزارون گہنٹیان آویزان
کین تہین اور اندر اوسکی چہپن ستون مرصع کہ لعل وزمرد نصب کیے تہے
اور خود بت سومنات پتہر کا تراشا ہوا پانچ گز کا اونچا دو گز زمین مین اور
تین گز باہر تہا ہزار خدمتی مقرر تہے کہ بطور ڈاک کی ہاتون ہاتہہ پانی
دریای گنگ سے لاتے تہے اور سومنات کو دہولاتے تہے اور تین سو مغنی
اور پانچ سو رام جنیان ایک سے ایک حسین اور نازنین واسطے ناچنے
گانے کے مقرر تہین اور تین سو مو تراش ملازم تہے جس شب جاند گہن

ہوتا تہا

ہوتا تھا ہنود درستن مکوالی سے زیادہ لاکھ عورت سی جمع ہوجاتی تھی
اور ہزار نفر نیاز دار اوس بتخانہ مین پوجا کرتے تھے اور دو ہزار مردان
آزمودہ کار مسلح حفاظت خزانہ کے متعین تھے اور گرد پیش اوسکے
چند قلعی عظیم الشان تھے اوسمین سامان جنگ رہتا تھا سلطان محمود
جس قلعہ کیطرف متوجہ ہوے مسمار کیا یہہ خبر سنکر معتقدان سومنات دست
بدعا ہوتی تھے کہ ای معبود لشکر اسلام کو جلد ہلاک کردی ناگاہ لشکر اسلام
زیر قلعہ سومنات پہونچا کفار نے مقابلہ کیا صبح سی شام تک ہنگامہ کارزار
گرم رہا شب کو دونو لشکرون سے اپنی اپنے مقام آرام کیا دوسرے دن
خود بادشاہ متوجہ ہوئی لشکر اسلام نی دہاوا کر دیا فوج کفار کی سرنکو
مانند برگ خزان رسیدہ گرلتے ہوئی داخل قلعہ ہوگئی کفار لاعلاج ہوکر
سومنات سی لپٹ کے زار زار رونے لگے مسلمانون نی زندہ گرفتار کرلیا
اور سلطان محمود نی بڑہ کر ایک گرز سومنات پر لگایا چند ہزار اشرفی خزانہ
سومنات سی دستیاب ہوئین اور ہر قسم کا جواہرات اور زر کثیر ہاتھہ آیا
بعد ازان بمشورہ مدبران مملکت کی شہزادہ دابشلیم کو کہ نسل شاہان
مملکت مین تہا تاج بخشی فرما کی خراج سالانہ مقرر کیا اور خود بدولت
نی بُت سومنات کو ایک اونٹ پر لدوایا پھر کسی ہندو کو راہبر بنا کی براہ بیابان
متوجہ سندہ کی ہوئی اوسنی بسبب عداوت قلبی کے ایک بیابان بی آب
وگیاہ مین تمام لشکر اسلام کو پہونچایا اور خیام شاہی برپا کرائی بادشاہ
نے پوچھا کہ کسواسطی ایسے صحرای لق ودق مین مقام کیا جہان پہ چشمہ
ہی نہ جھیل ہے اوسنے جواب دیا کہ مینی اپنی جان فدای سومنات کی
اور دشمنونسی قصاص لیا تمہارا سارا لشکر شدت تشنگی سی ہلاک ہوجائیگا

اپنے کئی کی سزا پائیگا بادشاہ نے اوسکو تہ تیغ کیا اور مسعود غازی سے ساتھ تضرع اور زاری سے خلاصی چاہی پھر رات گئی شمال کیجانب سے روشنی نظر آئی اوسی جانب کو کوچ کیا صبحدم ایک چشمۂ آب جاری پایا اور ایک بازار وسیع نظر آیا جسمین ہر قسم کا سودا بکتا تھا تمام لشکر ظفر پیکر سیراب ہوا اور جو چاہا خرید کر کھایا الحق وہ بازار نمونہ لطف پروردگار اور ثمرہ حق پرستی شاہ والاتبار تہا اور زمین کا سمٹ جانا سراسر کرامت شاہ عالیمقدار کی تھی صاحب نفحات نے جو لکھا ہی اوسکا اعلان ہی ایک شمۂ کرامات کا بیان ہی کہ جسوقت سلطان کو غزوۂ سومنات مین تردد اور اضطراب ہوا خواجہ ابو محمد حسینی بعمر ہفتاد سالگی مع مریدان باعتقاد شریک جہاد ہوئی اور ہزارون کافرون کو فی النار کیا اور اوسکا ایک مرید محمد کاکو نام نہایت جوانمرد اور بہادر تھا اوسنی بھی داد شجاعت دی اور کفار نے ہزیمت پائی **اب یہانسی تاریخ محمودی مین لکھا ہی** کہ بعد طی منازل و قطع مراحل بادشاہ جم جاہ کا غزنی مین ورود ہوا اسیج غوبت اور صدمۂ مسافت مفقود ہوا تو بت سومنات کو دروازہ مسجد جامع پر ڈال دیا کہ مسلمان روندین جب کفار بد اطوار کو بت سومنات کی ذلیل ہونیکی خبر پہونچی تو اپنا قاصد بھیجا کہ سومنات ایک پتھر کا ٹکڑا ہی تم لوگون کے کام کا نہین ہمسی اسکی عوض سونا دوچندان لو اور ہمکو حوالہ کرو ❊ حسن میمندی بھی راضی ہوگیا مگر مسعود غازی سعید ازلی تھی ماہر راز خفی اور جلی تھی فورًا جواب دیا کہ رای حسن میمندی کی شریعت کی خلاف ہی جسوقت روز حشر آذر بت تراش بلایا جائیگا نام محمود شاہ بت فروش زبان پر آئیگا اور اگر توڑ ڈالا جائیگا تو حضرت کا لقب بت شکن زمانہ مین مشہور ہوگا

بادشاہ نے بت سومنات سالار مسعود کو عطا فرمایا کہ تمکو اختیار ہے
خواہ توڑ ڈالو خواہ کفار کو واپس کرو اور کفار کو حکم بھجوایا کہ ہمنی سومنات
اپنی بہا بنچے سالار مسعود کو دیا تم جانو وہ جانے الغرض کہ جمیع کفار دروازہ
پر سالار مسعود کے جمع ہوئی اونحضرت نی ملک نیکبخت کو حکم دیا کہ سبکو
بٹھلاؤ اور بت سومنات کی ناک کان کاٹ کے صندل اور چونہ مین ملوایا
اور ساتھہ برگ پان کے بطریق تحفہ بھجوایا سب ہندوون نی صندل
لگایا اور چونہ کہایا بعد ایک ساعت کی سومنات کی طلب مین عرض سا
ہوئی سلطان الشہدا نی فرمایا ہمنی بت تمکو دیا وہ متحیر ہوئی کہ کسکو
دیا ملک نیکبخت نے واقعہ حال سی اگاہی دی جو نہایت غیرت رکھتی تھی
خنجر سے شکم چاک کیا اور بعضون نی قی کی اور بعضی روتی غل مچاتے
حسن میمندی کے پاس گئی اوسنی نہایت تشفی اور دلاسا دیا اور کہا کہ
بادشاہ نی ایک بچہ کی بات پر عمل کرکے تمکو ذلیل اور خوار کیا ہمنی تمہارے
خاطر سی ترک روزگار کیا اب تم جاؤ پھر لشکر جمع کر کے آؤ ملک غزنین
تاراج کرو بی تردد آسودگی سے راج کرو

آغاز تیسری داستان ہی فتح دہلی اور ورود ستر کھہ کا بیان ہے

جب حسن میمندی نی سالار مسعود سی بغض و نفاق پیدا کیا نمک حرامی پر کمر
باندھی آمادہ فتنہ و فساد ہوا بادشاہ نی جو اوسکی مزاج مین ناراستی پائی
اپنے سامنی طلب فرماکی ہدایت فرمائی مگر وہ کوئی نصیحت اور حکم
سلطانی عمل مین نہ لاتا تہا جسوقت حضرت سالار مسعود کو دربار مین آتا تہا

آتش حسد سی جلکر راکهه هو جاتا تها اور اکثر سامنی اپنی مصاحبونکی کهتا تها کہ افسوس میرا قابو نهین کہ سالار مسعود کو مار ڈالون یا آپ جانسی جاؤن یهه خبر اوڑتی اوڑتی بادشاه کی گوش زد هوئی سالار مسعود کو خلوت مین طلب فرماکر نهایت الطاف اور شفقت سی ارشاد کیا کہ حسن میمندی بسبب جهالت کی قصد تمهاری هلاکت کا رکهتا هی ایسا نهو کہ خدانخواسته دغا کرے شعر دانی کہ چه گفت زال بارستم گرد ÷ دشمن نتوان حقیر و بیچاره شمرد ÷ مصلحت وقت یهه هی کہ تم چندی اپنی والدین کے پاس جاؤ مین موقع محل پاکر حسن میمندی کو معزول کر دونگا اور امیر اسمٰعیل کو اوسکی عهده پر مستقر کرونگا تو تمکو بلا لونگا سالار مسعود نے عرض کی کہ مین کابل مین جا کے کیا کرونگا اگر حکم هو تو هندوستان مین واسطے جهاد کفار کی جاؤن اور دین کا ڈنکا بجاؤن اور آپ کی نام کا سکه اور خطبه جاری کرواؤن بادشاه نی یهه تقریر سنکر سر جهکا لیا کچهه جواب لا و نعم کا نه دیا اوسوقت تو سالار مسعود رخصت هوائی دوسرے دن مع لشکر مسلح هوکر دربار عام مین تشریف لائی آداب بجا لاکی اپنی ماموں سی رخصت جهاد طلب فرمائی پهر سلطان والاشان نی ره شفقت اور مهربانی سے بهت سمجهایا لیکن بمقتضائے غیرت حیدری اور جرائت صفدری کے اونحضرت نی کچهه خیال نه فرمایا ناچار بادشاه نی خوب سا گلی لگایا اور لشکر جرار اور سامان جنگ بیشمار همرکاب سعادت کرکی رخصت کیا سلطان الشهدائی باهر آتی هی غزنی سی کوچ کیا شهر مین دهوم مچی کہ سالار مسعود بندهٔ خاص معبود واسطے جهاد کی هندوستان کیطرف جاتی هین پس جسوقت یهه خبر عام هوئی جو جو شهزادہ عالی تبار اور مردمان دیندار تهی همرکاب هوئی اور بعضی دوسری منزل پر

گیارہ لاکھ جوانان جرار منتخب روزگار کی جمعیت ہوگئی بعد چند روز کے ملک کابل مین پہونچی والدین کی دیدۂ منتظر کو منور کیا پھر متوجہ طرف ہندوستان کی ہوئے ایک دن قریب سرحد ہندوستان کی مقام فرمایا تمام فوج کو مقام پر ٹھہرا کر خود بدولت چند مصاحب کو ہمرکاب لیکر شکار کھیلتے ہوئے ایک جنگل مین جا نکلے وہان ایک باز کو چڑیون پر چھوڑا اوسنے بدخوئی کی شکار سے منہ موڑا ایک درخت کہنہ پر جا بیٹھا اونحضرت نے اوسکی طرف بغور دیکھا پھر سر شکار سے کہا باز کو تابنا دیکھا کر ہاتھ پر بلائی اور خود گھوڑے سے اوتر کر تا دیر انکھین بند کئے کھڑے رہے بعدہ بیلدار بلوا کر اوس درخت کو جڑ سے کھدوا دیا خزانہ بیشمار فضل الہی سے ہاتھ آیا دوگانہ شکریہ ادا فرمایا ملازمان قدیم کو تنخواہ نو مہینے کی اور جدید کو چھ مہینے کی پیشگی مرحمت ہوئی اور کچھ روپیہ فقیرون اور محتاجون کو دلوایا دو چار دن قیام کیا وقت روانگی اوس خزانہ خداداد کو قاطرون پر بار کیا سابق دستور معمور یا بلکہ کم و زیادہ نہوا تھا یہ کرامت حضرت کی مشاہدہ کر کے سب کو حیرت ہوئے سبحان اللہ ذات مقدس جناب سلطان الشہدا کی جمیع اوصاف حمیدہ سے موصوف تھی حسن یوسفی خلق محمدی لطف احمدی سراپا آپ مین تھا

شعر

ولی اللہ تھی نور ولایت سے منور تھی
نبیو سے بنی اسرائیل کے رتبہ مین بہتر تھی

فصل تذکرہ فتح ستنپور

جسوقت سالار مسعود غازی شاہزادہ ترک تازی باحشمت و شوکت ظاہر و باطن قریب دریای سندہ کی پہونچی لب دریا خیام ذوالاحتشام برپا کئی پھر اوس بحر کرم نی امیر حسن عرب اور میر جعفر کو حکم دیا کہ پانچ ہزار سوار جرار لیکر دریای سندہ سے عبور کر کر راجہ ارجن زمیندار ستنپور پر یورش کرو اگر

ممکن ہو تو زندہ پکڑ لاؤ نہین تو کفر و ضلالت کی بنیاد ڈھا دو یہہ حکم عالی سنکر
غازیون سنے ہتیار لگائی مسلح ہو آسے کشتیان منگا کر اوس پار اوترے
جو لشکر اسلام قریب شیوپور کی پہونچا راجہ ارجن رعب مین آگیا مع اہل
و عیال اور رفیقونکی طرف صحرا کے بہاگ گیا غازیون نی مقام خالی پاکر
اوسکی گھر کو لوٹا بتخانہ مسمار کیا پانچ لاکھہ روپیہ بتخانہ سی نکلا اور لباس زرین
اور جواہرات بیشمار ہاتھہ آیا دونو امیر بانوقیر جملہ نقد و جنس جمع کرکے
بجنسہ سامنی سالار مسعود کے لائی مبارکباد دی کے شادیانی بجنی لگی
اونحضرت نی سب مال غنیمت مجاہدونکو بانٹ دیا خود ایک حبہ نہ لیا پھر
مع لشکر دریای سندہ سی گذر کی چندروز سیر و شکار مین مصروف رہے
اور ترکان بہادر اطراف مین دوڑ لگیی جو اسلام لایا فہو المراد امان پائی
نہین تو مارا گیا تاراج ہو آفت آئی

فصل بیان جنگ والی ملتان اور فتح پانا حضرت سالار مسعود کا

جبکہ سالار مسعود مقام شیوپور قبضہ مین لائی وہانسی کوچ کرکی مع فوج
ظفر موج ملتان مین آئے ملک ویران پایا دل کہبرایا وہانکی باشندون
سے جو حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ جبسی سلطان محمود کی لشکر
نی دوبارہ تاراج کیا آجتک کسی نی اس ملک کو نہ بسایا راجہ انکپال والی
اس ملک کا خطہ آج مین فروکش ہی گاہ گاہ یہان بہی آتا ہی دورہ
کرسکے چلا جاتا ہی یہہ سنکر سلطان الشہدا نی اون لوگون کو زر کثیر دیکر
رخصت کیا اور خود عبادت مین مصروف ہوی دوسرے دن قاصد راجہ انکپال
کا آیا پیغام اپنے راجہ کا سنایا کہ آپ کو یہہ بات مناسب نہین کہ غیر ملک
مین دوڑ دہوپ کرتے ہین ایسا نہو کہ بدن سے کپڑے بہاری ہو جائین

بھاگنی راہ نہ ملی بہتر اسی مین ہے کہ جلد کوچ کرجاؤ فتنہ خفتہ آئندہ کو نہ جگاؤ جناب عالی نی یہہ بات سنکر تبسم کیا اور قاصدونکو اسطرح جواب دیا کہ سب ملک خدا کا ہی جسکو خدا دی وہ لی اگر تو اسلام قبول کری تو بہتر ہی نہین تو تیرا گلا ہی اور میرا خنجر ہے پھر قاصدونکو خلعت اور انعام دیکر رخصت کیا اور زبانی اپنا پیام دیا کہ اپنی راجہ سی کہنا خبردار ہوشیار ہو جای ہم آتی ہین جو ہر ذوالفقار حیدری دیکھاتی ہین بعد ازین آپ نی امیر حسن عرب اور امیر جعفر اور امیر ترکان اور امیر تقی اور امیر فیروز عمر اور ملک امجد این چھئون امیران نامدار چیدہ روزگار کو با چند ہزار سوار جرار راجہ انگپال بدخصال پر تعین کیا ادہر سی وہ کافر بھی گروہ مشرکین ہمراہ لیکر شہر سے باہر میدان مین آیا اور نقارہ رزمی کو بجوایا دونو طرف کی فوجین مقابل ہوئین خون کی ندیان بہہ گئین ایک پہر بہر میدان کارزار گرم رہا ہر غازی دل کہولکر لڑا ہزارون کفار بدکردار کو واصل جہنم کیا اور سیکڑون مجاہدون نے جام شہادت پیا آخر کار لشکر اسلام کا دہاوا پیش ہوا راجہ انگپال شکست کہاکر مع لشکر بھاگا ترکان بہادر نی شہر کو تاراج کیا بہت کچھہ مال غنیمت پایا جناب سالار مسعود غازی کو مبارکباد دی اوحضرت نی لشکر فتح پیکر کو شجاعت کی داد دی اور امیران نامدار کو خلعت فاخرہ سی سرفرازی بخشی اور غازیونکو لوٹ معاف کردی پہر شہر کے اندر جاکر چندی اقامت فرمائی بعد برسات ہوای شہر اجودھن دلمین سمائی خدائی سے آپنے قدرت کا تماشا دیکھا یا بیگنت جبال وہ ملک ہاتھہ آیا حضرت کو وہانکی آب وہوا خوش آئی سوا اسکی شکار کی بھی کثرت پائی دوسری برسات تک مقام کیا

سال بھر خوب انتظام کیا احوال جنگ دہلی از ملازمان مسعودی
تواریخ مین لکھا ہی کہ جب سالار مسعود غازی نے بعد برسات اجودہن
سے طرف دہلی کے عزیمت فرمائی اور راے مہی پال والی دہلی نے بہی
ورود لشکر اسلام کی خبر پائی اپنے تمام لشکر کو خوب آراستہ کر کی
آگے بڑہا اور میدان وغا مین صف بندی کرنی لگا اور حضرت مسعود غازی
نے بہی مجاہدون کی پرے جمائے نقارۂ جنگ بجائے تلوارون کے
بجلیان چمکنے کمانین کڑکنے لگین تیرونکا مینہ برسا ڈہالونسی ابر سیہ
چہایا کشتون کے پشتی بندہی ہزارونکا کہیت پڑا جوانسی جوان
پہیر سے بہر لڑا اتنے مین آفتاب غروب ہوا نماز مغرب کا وقت آیا
لڑائی موقوف ہوئی دونون لشکر اپنے اپنے مقام پہونچے
شب بھر استراحت کی صبح کو پھر لڑائی ہونے لگی ایک مہینا
دس دن تک لڑائی رہی دونون صفون کے خوب صفائی ہوئے
حضرت کو تردد پیدا ہوا مناجات کرتے ہی اثر دعا کا ہویدا
ہوا کہ پانچ سردار عظیم الشان مع لشکر فراوان غزنین کے
طرف سے آئے اور مژدۂ معزولی حسن میمندی بہی لائے
ایک ان امیرون مین سے سالار سیف الدین صاحب اقتدار
حضرت سالار مسعود غازی کے چھوٹے چچا تھے اور دوسرے
میر بختیار تیسرے سید عز الدین یہہ دونو قرابت دار تھے اور چوتھے
ملک دولت خاص چیلی تھے پانچوین میان رجب غلام سالار ساہو کے تھے
اونحضرت نی سالار مسعود کے ہاتھہ مین ہاتھہ دیا تہا بہنگام روانگی ہندوستان
میان رجب کو معتبر سمجھہ کے اپنے جاگیر سپرد کر آئی تھے خواجہ حسن میمندی نے

بسبب عداوت قلبی کے بدون اطلاع سلطان جاگیر ضبط کر لی
میان رجب کو خارج کر دیا وہ اپنی آقا کی پاس چلی آئے حضرت
سالار مسعود نے ضعت کو توالی کا دیا اور وہان بادشاہ رات دن
صحبت ایاز مین رہتے تھے ملک کیطرف کچھ توجہ نہ تھی آخر کار
خواجہ حسن کی بنکحرامی حد سی گذری بادشاہ نی منصب وزارت
چھین لیا اور کسی قلعہ مین حوالی ہندوستان سے قید کیا یہانتک کہ
اوسی قید مین مرگیا الحق جس شخص نی اہلبیت مصطفی ا ور اولاد علی م
رتضیٰ کو ستایا اوسکا عوض بار جہنم پایا الحاصل سالار مسعود ولی
معبود پانچون امیرونکو دیکھہ کر بہت خوشنود ہوئے گلے سی لگایا اور راے مہی پال ورود
لشکر فتح پیکر سنکر حیرت مین آیا فکر نی کہیرا تردد بیشمار ہوا خود شریک کارزار ہوا
چالیس دن تک خوب تیغ آزمائی رہی نہایت گھمسان کی لڑائی رہی
چالیسوین دن حضرت سالار مسعود غازی اشرف الملک سی کچھہ باتین اسرار
کی جانبازی کی کر رہی تہے کہ ناگاہ عقب سی گوپال کپہ مہی پال گہوڑا بڑہا کر
ایا گرز کا وار لگایا وہ حضرت چالاکی سی سر کی چوٹ بچا گئی مگر بینی مبارک
پر ہلکی سی جہرپ آگئی ناک کی زخمی ہونیکا اندوہ و غم شدید ہوئے اوسی
ضرب سی دو دندان مقدس بھی شہید ہوئی اشرف الملک نے لپک کر ایک ہاتہہ
مارا گوپال کا سر تن سی اوتارا اور حضرت سالار مسعود نی زخم بینی پر رومال
باندہ کر مشغول جہاد ہوئی شام کو اوسی میدان مین نماز مغرب ادا کی پھر
صبح تک خوب تلوار چلا کی ناگاہ کسی کافر بدکردار نی میر اعزالدین ہراول
فوج اسلام کی گلوی مبارک پر نیزہ ستم لگایا کہوڑی سی زمین پر گرا یا تہہ تیغ
ہدو تہہ جب ید اسنکے حضرت سالار مسعود نے نہایت طیش کہایا اور تمام مجاہد قوم

ساتھہ لیکر ایک دفعہ دہاوا کردیا کفار تاب لڑائی کی نہ لاسکے ہتھیار پھینک پھینک کر بھاگ گئی ہرچند رفیقوں نی منہ موڑا لیکن رای مہی پال نے میدان کو نچھوڑا آخرکار مہی پال بدخصال بھی مارا گیا بیٹی کیطرح سرتن سے اوتارا گیا بفضل خدا سی فتح عظیم حاصل ہوئی فوج اسلام قلعہ دہلی مین مقیم ہوئی حضرت سالار مسعود ولی معبود خود تخت پر جلوس نفرمایا امیر بایزید جعفر کو تاج بخشی کی تخت پر بٹھایا اور زبان معجز بیان سی اسطرح ارشاد کیا کہ مینی حکومت دہلی کی تمکو اسواسطی عنایت کی ہی کہ رعیت کی غمخواری کرو اور کسی کام مین غفلت اور بی پروائی نہوئی پائے بیکسونکی دستگیری کرنا عدل و انصاف سی ملک کو بھرنا پھر تین ہزار سوار جرار اور چھہ ہزار پیادگان آزمودہ کار اور چند امیران ذی اقتدار واسطے انتظام کی میر موصوف کی تحت و تصرف مین دئے اور بارہ ہزار سوار و پیادہ نگاہداشت کا حکم فرمایا اور احتیاطاً چھہ مہینی تک خود بدولت نی بھی معہ رفقا قیام فرمایا

احوال روانگی میرٹھ وقنوج بعد فتح دہلی

جب حضرت سلطان الشہدا کا زخم بہی التیام پذیر ہوا اور غسل صحت نہائی خیرات جاری ہوئی طرف میرٹھہ کی کوچ کی تیاری ہوئی تمام راجہ میرٹھہ اور قرب جوار کی استقبال کو آئی اور عمدہ ترین سوغات اور جواہرات بی بہا نذر کو لائی جناب موصوف اونکی تواضع اور تکریم سی راضی ہوئے گلے لگایا معافی نامی لکھدی پھر متوجہ طرف قنوج کے ہوئے شکار کھیلتے ہوئی بعد چند روز کی متصل قنوج کی پہونچی رای جیپال نی پہلی تو ولی عہد کو مع سوغات اور نذر روانہ خدمت عالی کیا حضرت نی خلعت دیکر اوسکو رخصت کیا اور دریا گنگ سی عبور فرمایا لب دریا رای جیپال پیادہ پا آیا اور سب آیکا جسم

کیا
نذر کیواسطی لایا قریب اگر اوسنی قدم چومی حضرت نی کمال الطاف سی ہمکنار
اپنے قریب جگہہ دی نہایت وقار کیا اوسنی دست بستہ عرض کی کہ خادم
امیدوار ہی کہ ضیافت قبول ہو تا مجکو سعادت ابدی حصول ہو حضرت
بہی خاطر شکنی اوسکی مناسب سمجہے دعوت قبول فرمائی اور طعام خاصہ نوش
فرمایا پہر نہایت تشفی اور دلاسا دیکر ارشاد کیا کہ تم ہر طرح سی مطمئن رہو اور رسد
رسانی کا خیال رکہنا اور ہماری فوج کا امیر یا لشکری اس طرف سے
گذر کرتے اوسکی خبرگیری کرنا حرف شکایت کسی کی زبان پر نہ آئی پائی سمجہا
سمجہا کی حضرت تو سوار ہوئی وہ راجہ پیادہ پا ایک میل تک ہمرکاب ہا
آخر کو حضرت نی اوسکو رخصت کیا اور ستر کہہ کیطرف متوجہ ہوئے
نوین دن ستر کہہ مین ورود ہوا لشکر کو حکم قیام دیا اسوجہ سی کہ یہ شہر
نہایت آباد تہا اور معبد کفار بد نہاد تہا پہر حضرت نے بند و بست اپنا شروع
کیا ہر طرف کو ایک امیر معہ فوج کثیر بہیجا سید سالار سیف الدین اور میان رجب
کو بہرائچ کیطرف روانہ کیا اور میان رجب کے فرزند ارجمند کو اونکی جگہہ پر چند
کو توالی کا دیا الغرض سالاران ممدوح نی بہرائچ مین پہونچکر حملہ حالات
اور غلہ کی شکایت لکہہ بہیجی حضرت نی عرضداشت پڑہ کر فوراً چودہری اطراف
جوانب کے طلب کیئے خدام والا احتشام نی تعمیل حکم کو عمل مین لائی ؛ تماشن نام
چودہری پرگنہ سدہو نگر کو اور ہرہر نام چودہری قصبہ امیٹھے کو خدمت شریف
مین لیکر آئی حضرت نی دونو مقدمونکو بہت دلاسا دیا اور فرمایا کہ تم بجوف
سابق دستور کہیتی باڑی کرو اور ہمارے لشکر کو رسد پہونچاؤ سوائی قیمت
اجناس ہمسی لو کچہہ اپنے دلمین اندیشہ نکرو پہر اونکو خلعت فاخرہ دی اور
کچہہ صرہ زر سرخ عطا کیئے اور ملک فیروز کو مع مردمان ہوشیار واسطے

غلہ رسانی کے اپنی طرف سی تعین فرمایا بعدہ مہی بختیار کو اپنا نائب کیا
اور دوسرے ملکون مین کفار سی جہاد کرنیکا حکم دیا اور اسطرح پر ہدایت کی
کہ جس ملک مین جانا پہلی نہایت نرمی سی پیش آنا اگر دین محمدی قبول
کرین یا بہ نرمی پیش آئین تو بہتر ہی نہین تو بی قتل کرنیکی نچہوڑنا پہر خوب سا
گلی لگایا اور خلعت دیکر رخصت کیا اور فرمایا کہ جاؤ تمکو خدا کو سونپا اب
ہماری تمہاری ملاقات محال ہی ہرچند تمہاری جدائی کا ملال ہی مگر رضائے
خدا منظور بہرحال ہی یہہ کلمات حسرت آمیز سنکر تمام حضار رونے لگی
اور مہی بختیار بہی روتی ہوئی رخصت ہوئے جس ملک کفار مین وارد ہوئے
فتح پائی یہانتک کہ نوبت جنگ کی مقام کامورو مین آئی وہان کا فرونسی جہاد کر
جام شہادت نوش کیا یا خدا مین کل کائنات کو فراموش کیا بعدہ حضرت سالار مسعود غازی نی
امیر حسن عزت کو مہوبہ کیطرف بہیجا اور میر سید علی کو گوپا مئو کیطرف روانہ کیا
الحال وہ مقام لال نگر مشہور ہی اور ملک فضل کو بہر بنارس کی حکومت
عطا ہوئی یونہین ہر ایک امیر با توقیر کو پروانہ حکومت کا دیکر ہر ملک کیطرف
رخصت کیا اور سید ملک آدم غازی حضرت سالار مسعود غازی کے
اوستاد بہی ولی اللہ جو المرد صاحب جہاد تہی وہ بہی رخصت ہوکر لکہنؤ مین
آئی خدا کی راہ مین شہید ہوئی راجہ کی بازار مین قریب صحبتیا باغ کی اونکا
مزار ہی ہر ایک خاص و عام اس بات سی واقف کار ہی اور خود بدولت
مقام ستر کہہ مین قیام پذیر رہی رواج دین محمدی کی درپی تدبیر رہی اتفاقا
ایکدن اپ شکار مین مشغول تہی ناگاہ چند قاصد راجایان کڑہ مانکپور کے آئے
اور ڈ زین اور چند لجام زرین بطور سوغات خدمت سالار مسعود مین لائی
اور مکتوب ہر ایک راجہ کی گذرانے اور زبانی بہی پیغام سنائی کہ یہہ ملک

مانگما

ہماری باپ دادا کا ہی استطرف سلف سی اج تک کوئی مسلمان نہین ایا!
اور تم نی مجہا ملک غیر مین دوڑ آئی اور قیام فرمایا بوجہ کم سنی کی کچہہ انجام
کا خیال نہ آیا تمہاری بزرگ زادگی سے بعید نظر آتا ہی بہتر اسی مین ہی
طرف عرب کی چلی جاؤ ہمکو درد آتا ہی کہ تم اپنی باپ کی ایک فرزند ہو اگر
ماری گئی تو گھر بیچراغ ہو جائیگا یہان نہ لکھہ سوار جنگی علاوہ فوج پیادہ اور
نظامت کی ہماری پاس ہے اور دوسری راجہ ہمسی زیادہ جمعیت فوج کے
رکہتی ہین ہنگام کارزار لباس تن کا بہاری ہو جائیگا بہاگنی رستہ نہ ملیگا
جناب سلطان الشہدا مانند شیر غضبناک کی نعرہ زن ہوئی
اور زبان معجز بیان سی فرمایا کہ تم لوگ ایلچی ہو اس سبب سی ہم ناچار ہین
اگر کوئی دوسرا ایسی کلام بی ادبانہ زبان سی نکالتا تو ہم گدی سی زبان کہنچو
اور حسام خون آشام سی پرزی اڑاتی جاؤ اپنی اپنے راجاؤن اور حاکمون سے
بی تکلف کہدو کہ ملک نہ ہمارا ہی نہ تمہارا ہی اسمین کسی کا نہین اجارا ہی مبدع
کن فکان کو اختیار ہی جسی چاہی عطا کری اور جسسے چاہی چہین لے ہم کچہہ
ہندوستان کی سیر کو نہین آئی ہین تمہاری واسطی پیغام دعوت اسلام
لائی ہین دین محمدی کا ڈنکا بجائینگی کفر و شرک کی بنیاد مٹائینگی یا دعوت
اسلام قبول کرو یا میدان مین آکر داد شجاعت کی دو دیر نہ لگاؤ سب اکہٹی جمع
ہو کر متفق آؤ ہمکو اپنی جان کا ڈر نہین تمہاری جمعیت اور کثرت افواج سی
کچہہ خوف و خطر نہین جسوقت ہم جوہر صمصام حیدری دکہائینگی لولا کہہ کو
ششدر و پنج مین لائینگی یہہ فرماکی تہوڑی دیر خاموش رہے پہر قاصدون کو
رخصت کیا اونہون نی اپنی اپنے ٹہاکرون سی مفصل بیان کر دیا کفار بد اطوار
حیران ہوئی اپنی اپنے دلونمین نہایت پریشان ہوئی اتفاقاً والی مانکپور کے

دربار مین ایک نائی بی شرم حاضر تہا اوسنی دست بستہ عرض کیا کہ اگر
حکم ہو تو مین سالار مسعود کا بی جنگ کام تمام کراؤن مگر عوض مین اس کام
کے پرگنہ معاف بے انعام مین پاؤن یہہ کلام راجاؤن کو بدل وجان پسند
آیا اور خاص والی مانکپور نے پچاس اشرفی دیکر رخصت کیا وہ کمبخت ایک ناخن گیر
زہر آلود لیکر بستر کیہہ مین آیا اور ایک ناخن گیر اونہین مین سی حضرت سالار
کو منظور نظر کی دکہلایا جناب ممدوح نی وہ ناخن گیر ہاتہہ مین لیکر جو ایک ذرا
انگوٹہی کے ناخن پر لگایا فوراً السبب آبدار کی گوشت کی اندر اوتر آیا زخم
مین لا انتہا سوزش پیدا ہوئی تاثیر زہر کی ساری جسم شریف مین ہویدا ہوگئی
رنگ چہرۂ اقدس کا زرد ہوا صدمہ جانکاہ سی تمام بدن سرد ہوا یہہ حال دیکہکر
رفقا گہبرائی زہر مہرہ کہرل مین گہسکر لائی حضرت نی کچہہ اسماء الہی دم کرکی
نوش کیا بعد ایک ساعت کی افاقہ ہوا بالکل اثر زہر کا دفع ہوگیا شادیانی
بجہنی لگی خیرات جاری ہوئی سلطان الشہدا وسی دم نہالی اور لباس
نفیس اور عمدہ زیب اندام فرمایا اور واقعہ حال ہمنشینون سی لکہوا کر ملک
مین روانہ کیا کہ مبادا کسی کو نہ اندیشی کی دلمین وسوسہ شیطانی راہ دی
اوس زمانہ مین حضرت کی عمر شریف کل اٹھارہ برس کی تہی اسی عمر مین
اونکو خداوند عالم نی جمیع صفات صوری اور معنوی سی موصوف فرمایا تہا
صاحب مرآت مسعودی کہتا ہی کہ مین حیران ہون اوس زمانہ کی لوگ کیسی
سیاہ قلب تہی کہ باوجود مشاہدہ کشف وکرامات کی اوس محبوب الہی
کی ولایت اور کرامات پر ایمان نہ لائی تہی اور قرب حضوری سی دور رہتی تہی
مینی تو جنکا نام تالیف کتاب ہی ایکبار اونحضرت کا جمال مبارک عالم خواب مین
دیکہا اوسوقت سی ایک جان کیا ہزار جان سی عاشق ہوا اور تن بدن

حسن عقیدہ زیادہ ہوتا گیا جدائی روضۂ اقدس کی ناگوار ہوئی صفائی
سے ہمیشہ خدمت جاروب کشی مین مشغول ہون الغرض جب عرصہ مین
حال جانگزا کی ملک کابلر مین مین پہونچی اور حضرت سالار ساہو اور ستر معلی
نی مضمون سی آگاہی پائی صدمۂ عظیم ہوا خنجر اندوہ و الم سی دونو کا دل
دو نیم ہوا اوسی دن سی ستر معلا کو ایسا صدمہ پہونچا کہ مرض ہجر مین مبتلا
ہوئین اور بعد بارہ روز کے مرگئین سالار ساہو نی جنازہ اونکا غزنی کو روانہ
کیا اور ایک عرضداشت اس مضمون کی خدمت مین شاہ محمود کی بہیجی کہ مین
اپنی اہلخانہ کی سبب سی یہان رہ گیا تہا کہ عورت کو کہان لئی پہرون اب
وہ بہی قضا کر گئین صدمۂ داغ فراق ہماری دل پر دہ گئین اب مین سالار
مسعود کی پاس جاتا ہون مبادا ایسا ہو کہ کوئی دشمن تنہا سمجھکر دغا دی یہہ
عرضداشت قاصد کو دیکر اوسی دم طرف ستر کہہ کی کوچ کیا

داستان چوتھی بیان سالار ساہو کا ستر کہہ مین جانا اور انتقال کرنا اور سالار مسعود غازی کا بہرائچ مین کفار جنگلی سی جہاد کرنا اور جام شہادت نوش فرمانا

صاحب مرآت مسعودی کا
بیان ہی احوال سالار ساہو کا اعلان ہی کہ جب ستر معلی نی انتقال کیا
اونحضرت نی ملک کابلر کی حکومت اور ریاست بندگان خیر خواہ سلطان
محمود کو سونپی اور خود بدولت مع جاہ و حشمت طرف ہندوستان کی متوجہ
ہوئی بعد طی منازل کی قریب ستر کہہ کی پہونچی حضرت سلطان الشہدا
واسطی استقبال پدر عالی وقار کی ناکی تک تشریف لیگئی اور بصد تعظیم
اور تکریم کی اندر شہر کی لائی اور تین دن ارشاد پائی خوشی کی بجا لائی بعد چند روز

روز کی تہوڑے جاسوس ملک فیروز بیشیہ کی ہاتہہ ائی پابجولان کر کی حضرت
سالار مسعود کی پاس ستر کہہ ہین بہجوائی خدام عالیشان نی پہچانا ایک
اونمین سی وہی حجام تہا جو ناخنگیر زہر کا بجہالایا تہا اور دو شخص زناردار
وہ تہی جنہون نی زین اور لجام مسحر مانکپور سی لاکر رنگ سحر کا جمایا تہا
حضرت سالار ساہو نی فوراً حکم قتل کا دیا جناب سلطان الشہدا نی کہا
دو تین نفر کی مار ڈالنی سی کیا فائدہ ہی چہوڑ دو پہلوان عالی دودمان نے
بیٹی کی خاطر سی قیدیون کو رہا کر دیا لیکن جب تلاشی لیگئی چند خطوط رجوار
کی اونکی کمر و نمین نکلی ہر خط مین یہی مضمون لکہا تہا کہ ایک لشکر ترکون
کا ہماری تمہاری ملک مین آیا ہی انجام سوچنا چاہئی کہ کیا ہوتا ہی اگر غفلت
کروگی تو مُفت مین دہرم ناس ہوگا مثل سومنات کی بُت توڑی جاینگی
نام تہا کر دوارون کا ستیاناس ہوگا مناسب یہ ہی کہ مسلمانون کو چارون
طرف سی گہیر کر مار لو قصہ تمام کرو او سیدم پہلوان والا دودمان نے
دو جاسوس کڑی مانکپور کیطرف بہجوائی وہ دونون نہایت جلد گئی او
کل حال راجان مانکپور کا دریافت کر لائی کہ آج کل اسطرف سی غافل ہین
بیٹی بیٹا کی شادی مین مصروف او رشامل ہین یہہ خبر پاکر سالار ساہو نی
کوچ کا نقارہ بجوایا سالار مسعود کو او سیجا چہوڑ کر معہ لشکر ظفر پیکر مانکپور کا
راستہ لیا ایک شبانہ روز مین کافرونکی سر پر جا پہونچی وہان سی دو بیرن
ایک کڑی کی جانب بہیجا ایک مانکپور کو روانہ کیا ترکان غازی نی جاتی
ہی دونو مقام گرد برد کئی ہزارون کفار ماری دونون راجہ زندہ پکڑ لیئی
پہر تو لشکر اسلام غارتگری پر لوٹا مال و منال اور اشیاء کافران شکست خوردہ
ہزیمت یافتہ کا لوٹا اور عورتین خوبصورت صاحب حسن و جمال مع

عدیم المثال اور دختران باکرہ بند مین بیشمار ہاتہہ آئین جوانون نی حکم سالار
ساہو سی آپس مین بانٹ لین ہر ایک سور مسرور ہوا اور بارہ سرہنگی دکہائی آگی
لٹیرہی فتح کر کی سرخروی پائی بعدہ حضرت پہلوان عالی دودمان ملک عبد اللہ
کو کڑی مین حاکم مستقر فرمایا اور وہان کی دونون راجہ جو قید تہی گلی مین طوق
پاؤنمین بیڑیان پہنا کر پہلی ہی طرف ستر کہہ کی بہجوایا اور قید شدید کی
تاکید لکہہ بہیجی حضرت سالار مسعود نی دونو کو بہرائچ مین سالار سیف الدین
کی پاس بہجوا دیا اور اوسطرف جو کفار شکست کہا کر بہاگی تہی اپنی جمعیت کر کی
دوبارہ مقابلہ کیا سالار ساہو نی انکو بہی لوٹ لیا دو چار دن خوب گہمسان
کی لڑائی رہی آخر کو لشکر کفار کی صفائی ہوئی کسی کافر حرب سبلی
کو بجز بہاگنی کی کچہہ بن آئی جب مقابلہ کیا شکست فاش پائی منہ کی کہائی ؛
مشرکون کا حوصلہ پست ہوا لشکر اسلام کا بندوبست ہوا پہلوان والا
دودمان ستر کہہ کی جانب پہری اپنی فرزند دلبند سی آکر ملی باہم جنگل مین
شکار کہیلنی لگی ہر قسم کی جانور ہرن نیل گاو وغیرہ صید کرتی تہی ایک دن
وقت نماز ظہر کی شیر ببر کو درخت کی نیچی بیٹہا دیکہا حضرت سالار مسعود
نی بالا دیگر گہوڑی کو اوٹہایا جب آنکہین چار ہوئین شیر نی بہی نعرہ کر کی
قدم بڑہایا قریب تہا کہ وہ شیر پنجہ ماری آپ نی کلائی اوسکی تہام لی اور
ذو الفقار اسد اللہ الغالب کا ایک ایسا وار لگایا کہ شیر دو ٹکڑی ہو کر کی
زمین پر گر پڑا دم بہر مین تڑپ کر مر گیا آسمان سی زمین تک سبحان اللہ کا
شور رہا حضرت پہلوان والا دودمان اپنی فرزند کی اس جرائت پر نہایت
مسرور ہوئی مقام پر پہنچکر بہت سی خیرات کی اور جشن عام برپا کیا ؛
اوسیوقت سالار سیف الدین کی عرضداشت پہونچی جو لفافہ کہولا

مضمون وحشت افزا النظر آیا کہ کافرون نی چار طرف سی نرغہ کیا ہی مجکو
اور میری لشکر کو گھیر لیا ہی جلد کمک بھیجیئی بلکہ اگر مناسب ہو تو آپ خود
تشریف لائیی حضرت سالار مسعود نی عرضداشت کو پڑھ کر رکھدیا اور
پدر عالی مقدار سی رخصت بہرائچ کی طلب کی جب اونحضرت نی بہت
اصرار کیا تو حیلہ شکار کا لیا کہ وہان آب و ہوا مرغوب ہی اور شکار گاہ خوب
ہی چند روز شکار کھیلونگا پھر قدمبوسی مین حاضر ہونگا یہہ سنکر سالار ساہو
نی ناچار خاطر سی اجازت دی آپ نی فوراً کوچ کی تیاری کی پدر سے
بہشت الحائو زاری کی الحاصل جب آپ بہرائچ کی قریب پہونچی تمام کافر حربی
ہیبت کی ماری خود بخود بھاگ گئی سالار مسعود غازی موافق عادت
معہودہ کی شکار کھیلنی لگی ایک دن بتخانہ سورج کنڈ کی پاس آئی فرمایا اس
سرزمین سی بوی وطن آتی ہی دیکھیئی تقدیر کیا لطف دکھاتی ہی اور اصل
سورج کنڈ کی یہہ ہی کہ بہرائچ کی قریب ایک تالاب بہت عمدہ تھا اوسکے
کنارہی ایک شکل آفتاب کی پتھر پر کھود وا کر رکھی تھی نام اوسکا بالارکھ مقرر
کیا تھا اور بہرائچ نام پر اوسی کی آباد ہوا تھا ہر اتوار کو مرد و زن جمع ہو کر
آتی تھی ہر قسم کی اجناس و شیرینی اوس مورت پر چڑھاتی تھی خصوصاً
سورج گہن کی دن بڑا میلہ دھوم دہام کا ہوتا تھا اکثر سلطان الشہدا اس بت
پرستی کو ملاحظہ فرما کر متغیر ہوتی تھی اپنی مصاحبونسی کہا کرتی تھی کہ انشاء اللہ
تعالی عنقریب اس کفرستان کو اسلام آباد کرتا ہون بتخانہ کو بیخ و بن سی اوکھاڑ کر
مسجد کی بنیاد کرتا ہون خدا نی اپنی محبوب کی دعا مستجاب کی جیسا ارشاد کیا تھا
ظہور مین آیا الحاصل بتاریخ ستروین ماہ شعبان سنہ ۴۲۳ ہجری کو وہ حضرت
بہرائچ مین داخل ہوئی دوسری مہینی عرضداشت عبدالملک کی آئی کہ

۲۵ پچیسوین ماه شوال کو حضرت سالار ساہو بعارضۂ درد سر غریق رحمت الٰہی
ہوئی سلطان الشہدا یہہ سنتی ہی بیہوش ہو گئی بعد ایک ساعت کی
جب ہوش آیا تو آیہ انا للہ و انا الیہ راجعون زبان مبارک سی فرمایا اور ساتہہ
کمال ضبط کی پروانہ حکومت ستر کہہ کا مع خلعت بنام عبدالملک فیروز
جاری کیا دس دن تک عزاداری اور فاتحہ خوانی مین رہی بعدہ بطریق
معہود کاروبار رعیت پروری اور شکار افگنی مین مشغول ہوئی مگر اکثر سخنان
عبرت آمیز حسرت انگیز زبان مبارک پر لاتی تہی اور کبہی اس حدیث شریف
کی تلاوت فرماتی تہی قال النبی صلعم کن فی الدنیا فانک غریب او
عابر سبیل و عد نفسک من اصحاب القبور یعنی رہ دنیا مین
مسافر رونده راه اور شمار کر نفس اپنی یاران قبور مین پس بعد تین مہینی کی
ہلال محرم دیکہا سال نو آیا بزم عیش و طرب کو برپا کیا سب امیرون اور مصاحبون
کو عطر عنایت ہوا اور طرح طرح کی کہانی کہلوائی شام سی دوپہر دن تک
جشن عام رہا بعدہ بزم عیش برخاست کر کی تجدید وضو کی اور نماز جماعت
پڑہائی پہر سب کو رخصت کر کی قیلولہ فرمایا کیا دیکہتی ہین کہ سالار ساہو نی
خیام فلک احتشام مع لشکر عظیم کنارہ دریای گنگ رونق افروز ہین جو
سراپردہ اوٹہا کر داخل ہوئی سامان کتخدائی نظر آیا ستر معلی نی سہرہ سر پر
باندہا اور بدہی گلی مین ڈالی اور کہا کہ مین نی تیری شادی کا سامان کیا ہی
اتنی مین شادیانی بجنی لگی ناچ ہونی لگا اس شور و غوغا سی حضرت کی آنکہہ
کہل گئی ہنگام ظہر قریب پایا وضو کر کی نماز ظہر ساتہہ جماعت کی ادا کی پہر بزرگ
علما اور درویشو نکی خواب بیان کیا کتاب تعبیر خواب مین ستروین فصل بہزا
نشان تعبیر کا پایا کہ جو ایسا خواب دیکہی مرتبہ شہادت کا پاتا ہی حضرت بیبی

بشاش ہوئی سجدۂ شکر بجالائی پہر فرمایا کقولہ تعالیٰ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ
یہی سعادت اوس شخص کی کہ شربت شہادت کی حلاوت پاوی حیات
ابدی اور وصل سرمدی ہاتہہ آوی حق تعالیٰ ہمکو اور ہمارے دوستونکو میراث
اسد اللہ الغالب اور ائمۂ معصومین کی پہونچاوی اس گفتگو مین دن تمام
ہوا دوسری دن ایک ایلچی راجہ کا مع نامہ در دولت پر آیا پاس حیدری
خدمت سلطان الشہدا مین حاضر کیا وہ ایلچی اداب شاہی بجالایا نامہ نذر
دکہلایا حضرت نی لفافہ چاک کرکی خط کو ملاحظہ فرمایا صاف یہہ مضمون لکہا
تہا کہ ای رئیس لشکر اسلام و سردار نیک نام سلامت بعد نمسکار کی واضح
ہو کہ یہہ ملک ہمارے باپ دادی کا ہی آج تک کسی مسلمان نی ایسا حوصلہ
نہین کیا سکندر ذوالقرنین قنوج تک آئی دختر کید والی قنوج کو لیکر چلی گئی
اور سلطان محمود غزنوی اور آپکی والد ماجد نی بہی اسطرف توجہ نفرمائی آپکو
بدون اطلاع تشریف لانا مناسب تہا خیر اگر کم سنی اور ناتجربہ کاری
کی واسطی سیر اور تفریح طبع کی تشریف لائی تو اچہا کیا ہماری سر انکہون پر
چند دن کیطرح رہو رعیت ازاری نکرو اور جو ہوای ملک گیری دماغ مین
سمائی ہو تو خیال خام سی باز آؤ جلد غزنی کی طرف کوچ کرو تاب مقاومت
نلاسکوگی یہان کثرت افواج جنگی حد سی زیادہ ہی قریب آٹہہ لاکہہ سوار اور
پیادہ ہی سوا اسکی رجواڑوسی بہی کمک آئیگی آپکی فوج بہاگنی کی جگہہ نپائیگی
والسلام خیر ختام یہہ عبارت پڑہتی ہی سلطان الشہدا مانند شیر شرزہ
غضبناک ہوئی پہر غصہ ضبط کرکی جواب لکہا کہ ای سرگروہ لشکر کفار دائمی
سرمست بادۂ نخوت و پندار آگاہ ہو کہ ہم واسطی جاری کرنی دین محمدی
کی آئی ہین اور پندرہ لاکہہ مجاہدین جرار کو ہمراہ لائی ہین اگر دعوت

اسلام قبول کریگا تو البتہ امان پائیگا نہین تو گہر بار تیرا تاراج ہو جائیگا جب
ہم نا گہان تم کی بہتا ز سے کی وہ ہاتینگی تجہکو اور تیری لشکر کو راہ جہنم دکہا دینگی
تہوڑی سی تحریر بہت سمجہنا بس یہہ عبارت لکہہ کر خط کو ملفوف کیا اور لب
ملک نیکدل کو دیکر روانہ فرمایا جس وقت قاصد حضرت کا رجواڑہ مین پہونچا
اور نامہ سلطان الشہدا کا پڑہا گیا ہر ایک راجہ نی خیالی پلاؤ پکایا ملک
نیکدل کو رنگ دہنگ محفل کا کچہہ پسند نہ آیا رخصت ہوکر خدمت سلطان
الشہدا مین آئی اور کلمات لاوبالی کفار نابکار کی دوہرائے دوسرے دن کفار
حرام خوار مواشی لیکر اسلام کی جنگل سے بہگا لیگئے اپنی موت کا پیغام دیگئے
حضرت یہہ خبر سنکر غصہ آیا غیرت سی جسم مبارک تہرایا فوراً امیران لشکر
کو جمع کیا مجاہدونکا جائزہ لیا ایکدم مین قریب لشکر کفار جا پہونچی اودہر سے
وہ بہی مقابلہ کو بڑہے گو کہوڑوا پہنی راہ مین بچہائی آتشبازی گاڑی گہوڑے
بڑہا کر کاوی پر لگائی ترکان دلاور نی عادت کی موافق دہاوا کیا اونہون
نی آتشبازی کی زد پر بہادرونکو رکہہ لیا توپین اور بان داغ کر برابر
وار کیا ادہر گو کہوڑوکی نوکون نی گہوڑونکی سمون کو فگار کیا سوار پیدل ہوگئے
اکثر مجاہد جان سی ہاتہہ دہو گئی جناب ممدوح کو جب جعلسازی اونکی معلوم
ہوئی اور غازیونکی جانبازی مفہوم ہوئی تہوڑا لشکر وہان چہوڑا اور تہوڑے
غازیونکو ساتہہ لیکر کفار کی پشت کیطرف موڑا فوج مخالف پر ٹوٹ پڑی
شام تک خوب سا دل کہولکر لڑے آخر کو فوج کفار تاب مقابلہ کی نہ
لائی شکست فاش کہا کر پشت دکہلائی غازیون نی مال غنیمت پایا۔
شہیدون کی لاشونکو دفنایا سات دن لب دریا کتہلا مقام کیا پہر کوچ
کرکی قریب سورج کنڈ زیر درخت مہوہ آرام کیا بعد ایک ساعت کے

میان رجب کوتوال کو بلایا وہان پر باغ جدید اور زیر درخت مہوہ چبوترہ
وسیع بنوانیکا حکم فرمایا پہر روانہ طرف بہرائچ کی اوسی روز ہوئی اپنی
مقام معہود پر مع رفقا رونق افروز ہوئی دوسری دن ایلچی راجہ گنیدا سن
اور نامہ بر رای گوبیند داس کا آیا ہر ایک سوغات اور نذرانہ اور پیغام
قبول اسلام اپنی اپنے راجہ کیطرفسی لایا پہر دونو ایلچی خود بہی اسلام لائی
حلقۂ بندگان مسعودی مین آئی حضرت نی اونہین خلعت فاخرہ دی کر
رخصت کیا اور ایک ایک نامہ دستخطی واسطی تشفی کی دیا ہر ایک خط مین
یہہ مضمون اشفاق لکہا تہا گویا فرمان آزادی دوزخ کا ملا تہا اونہین دنون
مین بعضے رجواڑی ظاہر مین رجوع ہوئی ہر چند باطن مین فکر جنگ سی غافل
نہ تہی انہین معاملات مین تین مہینی کا عرصہ گذرا باغ جدید سو بیگہ کی وسعت
مین تیار ہوگیا گاہ گاہ واسطی تفریح طبع اقدس جاتی تہی انواع کلمات عبرت
آمیز وحیرت انگیز زبان مبارک سی فرماتی تہی کہ تہوڑی مدت مین یہان سی
ظلمت کفر کا فور ہوگی یہہ سرزمین نور اسلام سی روشن ضرور ہوگی اوس زمانہ
مین محبوب رب العالمین کا سن شریف اونیس ۱۹ برس کا تہا اس سن مین
خداوند عالم نی جمیع کمالات اور صفات سی موصوف کیا تہا الحاصل جو
کفار نا ہنجار شکست کہا کر بہاگی تہی اونہون نی اطراف وجوانب کی رجواڑون
مین نامی بہیجی کہ ایک لڑکا بزور شمشیر ملک ہماری تمہاری باپ دادا کا لیی
لیتا ہی ہزارون کو اپنی شجاعت اور بہادری سی شکست دیتا ہی شریک
ہونا تمہارا اور تدارک اس جنگ کا ضروری ہی غفلت اور بی پروائی سبب عبرت
اور بہادری سی دور ہی جسوقت نامی اس مضمون کی رجواڑون مین پہونچی تمام
راجہ نانو ہندوستان کی غیرت سی کانپنی لگی مانند مور وملخ کی نواحی

بہرایچ کو گھیرا اور حضرت سلطان الشہدا کو پیغام جنگ بھیجا آپ نے تلاوت
سی حال اپنی شہادت کا ظاہر ہوگیا تمام مجاہد اور انصار اہل یقین کو
جمع کیا اور ہر ایک کی جانب خطاب فرمایا کہ آج تک تمنی حق رفاقت
خوب ادا کیا اب عجیب ہنگامۂ محشر نظر آتا ہی دیکھی مقدر کیا دکھلاتا ہی جو
کچھہ ہمنی سہوًا تمہاری خطا کی ہو معاف کر دیا قصاص لیلو جسکو شوق شہادت
ہو میرا ساتھہ دی نہین تو زاد راہ لیکر اپنی وطن کی راہ لی سب نے متفق ہوکر
جواب دیا کہ ہم وطن سی ساتھہ آئی ہین آپکی ذات مقدس سی طرح طرح کی لطف
اوٹھائی آرام پائی ہین انشاء اللہ تعالی راہ خدا مین سر کو کٹائینگی آپ کی
بدولت درجہ شہادت بھی پائینگی حضرت سلطان الشہدا یہہ سنکر مسکرائی
پہر دونو ہاتھہ مناجات کو اوٹھائی کچھہ کلمی راز و نیاز کی بارگاہ خدا مین
عرض کئی اور کچھہ کلمات عبرت آمیز زبان سی جاری ہوئی پہر جو کچھہ نقد و جنس
وہان پر موجود تہا جوانان نامدار اور امیران ذوالاقتدار کو تقسیم کر دیا
جب تعلقات دنیوی سی فراغت پائی تجویز جنگ کی اور جو کسی فوج اسلام
کی اسطرح فرمائی کہ دس ہزار جوانان جنگی تلاوا پہرین شب بہر اپنی لشکر
کی چوکسی کرین صبح دم ہنگام زور آزمائی ہی بڑی گھمسان کی لڑائی ہی یہہ
فرماکر رونق افروز مکان خلوت ہوئی حسب معمول مشغول بندگی و عبادت
ہوئی اوسی شب پچھلی پہر فوج کفار کروڑہا آ پہونچی اسطرف جو بہادر چوکسی
پر مقرر تھی اونسی لڑائی شروع ہوگئی آپ نی فورًا سالار سیف الدین
کو بالشکر جرار بہیجا اونہون نی جاتی ہی کفار کا مقابلہ کیا یہان آپ نے
غسل کرکی پوشاک بدلی نماز سحری بجالا رجوع قلب ادا کی پہر ذوق شہادت
دلمین سمایا شمشیر حیدری کو چوم کر اوٹھایا اسپ آمادہ جنگ پر سوار ہوے

خوشی خوشی روانہ میدان کارزار ہوئی قریب سورجکنڈ کی پہونچی زرہ پر در جست
پہنہ و باغ لوار آستہ مین ٹہہری بعد ایک ساعت کی سامنی اعدای دین
کی آئی کچھہ کلمات ہدایت آمیز واسطی اتمام حجت کی فرمائی کہ ای گروہ کفار
آگاہ ہو مین اولاد علی ابن ابیطالب صیغم ضرغام ایزدی غالب کل غالب ہون مجھہ پر
فتحیاب ہونا دشوار ہی قبضہ قدرت مین میری حیدری تلوار ہی دعوت اسلام
کو قبول کرو اپنی جانین عبث نہ ہاتھہ سی دو الحاصل کفار نابکار اصلا راہ
پر نہ آئی سب نی ملکر حضرت محبوب سبحانی پر تیر برسائی اوسوقت حضرت
نی بھی تلوار حیدری کہینچی گہوڑی کی باگ اوٹہائی شیرانہ قلب لشکر مین در آئی
جنگ خیبر و صفین کی یاد دلائی تین شبانہ روز جنگ عظیم رہی ہزارون جرار
طرفین کی ماری گئی کسی جانب ہزیمت نہ ہوئی جوانان غازی پروانہ وار
شمع حسام پر گرتی تہی اور جب بڑہتی تہی تو لشکر کفار کو کوسون بہگا کر
پہرتی تہی دو حصہ لشکر اسلام کام آیا سب نی درجہ شہادت کا پایا اور
ایک حصہ جو باقی رہا زخمون مین چور چور تہی بادہ شوق شہادت مین مخمور
تہی اوسوقت حضرت سلطان الشہدا واسطی نماز ظہر کی گہوڑے سے اوترے
وضو کرکی عبادت مین مشغول ہوئی نماز جماعت کی پڑہائی ادای فریضہ سے
فراغت پائی پہر سجادہ سی اوٹہہ کر سالار سیف الدین کو دفن کرایا اور جملہ
شہدا کو سورج کنڈ مین اور گرد نواح کی کنوئین مین ڈلوایا تا برکت شہادت سے
ظلمت کفر دور ہو جای اور کوئی کافر شہیدونکی اجسام طاہرہ کو دست ناپاک
بہی نہ لگائی پہر نماز ہدیہ واسطی سب شہیدونکی بجالائی اور بہادران لشکر
کو ہمراہ لیکر سامنی کفار ناہنجار کی آئی بڑی گہمسان کی لڑائی ہوئی ہزارون
صفون کی صفائی ہوئی اوسطرف سی رای سہر دیو اور ہر دیو نی دہاوا کیا

غازیان لشکر اسلام نی ہیجوت و ہراس اوس سب سی مقابلہ کیا ناگاہ تیر قضا طرف سلطان الشہدا کی آیا زبان اوستالو نوک شہرگ کی پار ہو گیا ٭ خدام نی ہاتون ہاتہہ گہوڑ ےسی اوتارا اور زیر درخت مع وہ بستر پر لٹا دیا ٭ سکندر دیوانہ روتا ہوا آیا حضرت کا سر مبارک اپنی زانو پر رکہا آواز گریہ سی آپ نی آنکہین کہولدین اور مسکرا کی کلمۂ توحید زبان پر لائی آخر کار طایر روح نی قفس جسم سی پرواز کیا روضۂ رضوان کا سید ہار استہ لیا کما قال النبی صلعم الموت جسر لتوصل الحبیب الی الحبیب یعنی موت مثال پل کی ہی واسطی پہنچانی دوست کی طرف دوست کی الحاصل ابتدای چہٹا تیرہوین رجب المرجب کو ہوئی اور بروز یکشنبہ وقت عصر چودہوین تاریخ ماہ مذکور کو بدرجہ شہادت فایز ہوئی باقی ماندہ جوانان نو خاستہ شام تک خوب لڑی سب درجۂ شہادت کو فایز ہوئی سکندر دیوانہ بہی تیرون کا نشانہ ہوا آخر کو طرف ریاض جنان کی روانہ ہوا اور جو حضرت کی سواری کی گہوڑے تہے وہ بہی تیر کہا کر اپنی مولا کی قدم کی تلی جان بحق تسلیم ہوئی بعد ازان کفار نابکار نی ہر چند حضرت کی لاش کو تلاش کیا عالم الغیب نی اونکی نظر سی چہپا دیا بعد ازان رجواڑون نی باہم مشورہ کر کی اپنی ڈیرہ کی راہ لی سہردیو بعد شہید کرنی حضرت سلطان الشہدا کی جب سویا قریب بصف شب اونحضرت کو خواب مین دیکہا کہ متصل اوس کافر کی کہڑی ہوئی مسکراتی ہین اور کلمات عبرت امیز زبان مبارک سی فرماتی ہین کہ ای ملعون مجکو قتل کر کی یہ ثمرہ پائیگا کہ کل صبح کو سید ابراہیم کی ہاتو سی تو بہی مارا جائیگا الحاصل اسطرف جو لوگ زخمی ہوئی تہی اونہون نی جرأت دیکہائی میر سید ابراہیم کو بہرائچ مین خبر پہونچائی کہ تم یہان بیٹہی کیا کرتی ہو حضرت محبوب الٰہی نی مع رفقا جام شہادت

نوش فرمایا بمجرد سُننی اس واقعۂ جانگاہ کی میر ابراہیم کو غش آیا بعد ایک ساعت کی جب ہوش مین آئی تو تمام رفیقون کو جمع کر کی یہ کلمات عبرت آمیز فرمائی کہ دنیا ناپایدار ہی اسکو ثبات اور قرار نہین حیات مستعار کا کچھہ اعتبار نہین بشر کو وہ کام کرنا چاہیی جسمین کچھہ نام رہی جہان فانی مین شجاعت اور دلیری کا تذکرہ مدام رہی ہم تو اپنی مالک کے خدمت مین جاتی ہین راہ خدا مین اپنا سر کٹاتی ہین اگر تم سب بہی ہمارا ساتھہ دو تو بہتر ہی نہین تو تمکو خدا کو سونپا اپنا کوچ دار السلام کو مقرر ہی سب نی کہا کہ جو کچھہ آپ فرماتی ہین ہمکو بہی قبول ہی لیکن شب تاریک مین جہاد کرنا فضول ہی یہہ مصلحت نہایت پسند آئی شب آہ و زاری مین بسر کی آخر شب سید ابراہیم کی جو آنکھہ جہپکی عالم رویا مین عجب کیفیت چشم حق بین نی دیکھی ایک کوہ عظیم الشان مثل تختۂ بہشت بریں نظر آیا سر کوہ حضرت سلطان الشہدا کو ایک تخت مرصّع پر جلوہ افروز پایا اور گرد اونکی سب شہید خرّم و شادمان بیٹھی ہین اور لباس نفیس زیب قامت کئی ہوئی ہین سیّد ابراہیم نی چاہا کہ مین بہی حضرت کی قدمبوسی سے مشرف ہون اور بزم شہدا مین شریک ہو کر بیٹھون حضرت سلطان الشہدا نی ارشاد کیا کہ تعجیل نکر صبحدم تو بہی لایق ہماری مجلس کی ہو جائیگا یہہ کہکر اسپ مادۂ خنگ پر سوار ہو کر ایک جانب کو چلی سید ابراہیم بہی ہمراہ ہوئی اثنای راہ مین حضرت نی فرمایا کہ اب تو جا اور ہماری وجود ظاہری اد سکندر دیوانہ کی لاش کو دفن کروا بعدہ میر قاتل سہر دیو کا کام تمام کر شجاعان جہان مین اپنا نام کر ہنوز سخن ناتمام تہا کہ سیّد ابراہیم کی آنکھہ کہل گئی بیدار ہوئی فوراً غسل کیا اور لباس نفیس معطّر زیب قسنت کرکی سوار ہوئی موافق رویای صادقہ کے عمل مین لائی بیلدار لشکر کی ہمراہ لیکر قریب شہادتگاہ آئی سوای لاشون

کی کوسو تنک اور کچھہ نہ پایا مگر سگِ سلطان الشہدا کہ سنکل نام تہا محافظ
نظر آیا قریب پہر دن چڑہی کی کار شہدا سی فراغت پائی متصل لسکندر دیوانہ
کی ایک قبر اپنی لیئے بہی بنوائی ناگاہ لشکر کفار آپہونچا سہر دیو نی سامنا کیا
سید ابراہیم کی مراد دل بر آئی اوس کافر کو فورًا راہ جہنم کی دکہائی گہوڑا وہ چمکا
کر آگی بڑہی لاشو نپر لاشی گرائی آخر کار کثرت جراحت سی غش ہو کر زمین پر
تشریف لائی جان بحق ہوئی جام شہادت کا نوش کیا مردمان سپاہ نی قبر
نو ساختہ مین دفن کر کی فاتحہ خیر پڑہا بعدہ تمام اعوان اور انصار سب شہید ہوئے
ایک بہی زندہ نرہا تواریخ مین لکہا ہی کہ یہہ حادثہ عجیب و غریب مصیبت افزا
بروز یکشنبہ چودہوین رجب المرجب سنہ ۴۲۴ ہجری مین گذرا اور خواجہ ابو محمد
چشتی بہی ہمرکاب جناب سلطان الشہدا اوسی معرکہ مین شہید ہوئے راوی
کہتا ہی کہ جناب ممدوح کی معرکہ مین پانچ کرور باون لاکھہ چہتہر ہزار سات سے
نناوی کفار تہی سب کے سب فی النار ہوئی اونمین سی ایک بہی اپنی گہر مین زندہ
پہر کر نہ گیا اور نہ لشکر اسلام مین سی ایک متنفس زندہ رہا سوای چند خدمتگار
اور دو چار غلام جو زخمی پڑی رہ گئی تہی خدا کی فضل سی جب صحت پائی تو
اون مخلصان بارگاہ کو مجاوری روضہ منورہ کی پسند آئی بعد تہوڑی مدت
کی حاجی احمد اور حاجی محمد افسران فوج سالار ساہو کہ قدامت رکہتی تہی شہر کہہ
سی واسطی زیارت کی آئی اور زندگی بہر مجاورت اختیار کی فقط اب
یہاں سی صاحب تاریخ فیروزشاہی نی کچھہ حال مسعود ثانی کا لکہا ہی واسطی
رفع اشتباہ عوام الناس کی ذکر اوسکا بہی مناسب اسی جانا ہی کہ حضرت
سلطان الشہدا کی شہادت سی دو برس پیشتر حضرت سلطان محمود غازی
بہشت برین مین پہونچی سلطان محمد پسر کو چک تخت پر بیٹہا اور پسر بزرگ

سلطان مسعود خبر پاکر عراق سی مع افواج جنگی غزنی مین آپہونچا چہوٹی بہائی
کو گرفتار کرلیا اور آنکہو مین نیل کی سلائیان پہرواکر قید کیا بعد چند سال
کی سلجوقیون نی ملک چہینا تین دن جنگ عظیم رہی آخر کو سلطان مسعود
طرف ہندوستان کی بہاگا ہوا خواہان سلطان محمد نابینا نی موقع خوب پایا
اور سلطان مسعود کو بدرجہ شہادت پہونچایا اوسوقت مین عمر اونکی ہینتالیس
برس کی تہی اور نو برس سلطنت کی پہر دوبارہ سلطان محمد تخت پر بیٹہا
سلطان مودود پسر سلطان مسعود نی باپ کا بدلا لیا ملک اپنی باپ کا تصرف
مین لایا خداوند عالم نی جسکا حق تہا اوسکو پہونچایا نو برس بادشاہی کی
آخر کو راہ جنت الماوا کی لی بعد اوسکی سلطان علی چہوٹی بہائی نی سلطنت پائی
بعد دو مہینی کی عبدالرشید ابن سلطان محمد کی نوبت آئی بعد دو نیم سال کی
طغرل غلام سلطان محمودی نی اوسکو مارا اور سوا اوسکی گیارہ شہزادونکا بجرم
و خطا سر اوتارا بعد چالیس دنکی ایک ترک محمودی نی طغرل کو بہی مارا وہ بہی اپنی
سزا کو پہونچا الحاصل جس دن سی سلطان الشہدا نی غزنی کو چہوڑا انواع انواع
فتنہ و فساد خاندان محمودی مین پڑا اور اکثر عوام الناس مردم نافہم سلطان مسعود
شہید کو سالار مسعود کہتی ہین بادشاہ جابر کو محبوب رب العالمین سی عبث
نسبت دیتی ہین سبحان اللہ چہ نسبت خاک را بعالم پاک الحاصل بعد شہادت
حضرت سلطان الشہدا مظفر خان نی بہی قضا کی اور اولاد اونکی اجمیر سے
نکالدی گئی دو برس تمام اقلیم ہند مین بت پرستی جاری رہی اور مسلمانونکی
نسبت نہایت ذلت و خواری رہی بعد ازان اوسوقت قطب المشایخ حضرت
خواجہ معین الدین چشتی کو درعین طواف کعبہ آواز آئی ہاتف غیبی نی ہدایت فرمائی
کہ یہان سی مدینہ منورہ کے طرف جاؤ جو کچہہ ہمارا حبیب حکم کری تعمیل

اوسکو عمل مین لاؤ وہ حضرت حسب الحکم عالم الغیب قبر حضرت ختم المرسلین
پر پہونچی اور بعد بجا لانی آداب زیارت اور سلام کی منکشف مدعا ہوئی
آواز آئی کہ حق تعالی نے ملک ہند کو تمہاری سپرد کیا ہی اور اجمیر مین تمکو اور
تمہاری مریدون کو حکم اقامت دیا ہی پس خواجہ ممدوح فوراً روانہ منزل مقصود
ہوئی اور عہد رای پتھورہ مین باجاہ وحشم ملک اجمیر مین پہونچی بندگان
خدا نور ولایت مشاہدہ کرکی ایمان لائی اور ہزارون راہ کفر وضلالت چھوڑ
کر جادہ مستقیم دین اسلام پر آئی یہانتک کہ اجیپال جوگی پیر رای پتھورہ بھی
مرید ہوا مگر رای پتھورہ کو بسبب اپنی سیاہ قلبی کی بغض وعناد رشد بد ہوا
حضرت خواجہ موصوف نی پہلی تو بہت سا سمجھایا آخرکار کلمہ بد دعا اوسکی حق
مین فرمایا کہ یہہ کافر دست مسلمان سی مارا جائیگا اور پہر کوئی کافر قیامت تک
سلطنت ہند کی نپائیگا اونہین روزونمین سلطان معز الدین عرف شہاب الدین
غوری غزنی سی پیدا ہوا اور رای پتھورہ کو میدان دہلی مین قتل کیا او قطب الدین ایبک
کو تخت دہلی پر جلوہ افروز فرمایا اور وہ جوان بخت استمداد باطن خواجہ معین الدین
چشتی سی تمام ملک ہند کو تصرف مین لایا میر سید حسین مشہدی عرف سید حسین
خنگ سوار کو حاکم اجمیر کیا اور حسب رای خواجہ صاحب اوسکو کل سیاہ وسفید کا
اختیار دیا میر ممدوح نی مسلمانون کو بسایا بنیاد کفر کو مٹایا آخرکار جام شہادت
نوش کیا یاد خدا مین کل عالم کو فراموش کیا غازیون نی قلعہ اجمیر پر مرقد
شریف اوسکا بنایا آج تک وہ زیارتگاہ ہی طرح طرح کا فائدہ خلقت نی پایا پہر
حضرت معین الدین چشتی کو بہی سیر ریاض جنت دل سی بہائی بتاریخ ششم ماہ
رجب المرجب سنہ ۶۳۳ ہجری کو وفات پائی ۵

داستان پنجم ۵
بیچ بیان کرامات حضرت سلطان الشہدا طغی

جو بعد شہادت ظہور مین آئی اور تیار ہونا روضۂ مطہرہ کا ــ جبوقت اقلیم
ہند غلبۂ ظلمت کفر سی بی رونق ہوا خداوند عالم نی نور ولایت سلطان الشہدا
سی منور کیا جیساکہ اول جسم حضرت آدم علیہ السّلام کا مانند جمادات کی پڑا تہا جب
روح اوسمین پہونکی پہلی دل مین جگہ پائی پہر ناف تک پہونچی پہر جنک تک
آئی بعد ازان تمام بدن مین پہیلی پہر خدا نی اپنا نور اور رونق بخشی اور فرشتون
کو حکم سجدہ کا دیا اسی طرح سواد ہند کا دہلی دل ہی جسمین سالار مسعود دہلی
آئی پہر ستر کہہ ناف ہند ہی اوسکی متصل بہرایچ مین تشریف لائی اور انکی
وابستہ اور مریدون نی تمام اجزای ہند مین جگہ پکڑی مغرب سی مشرق تک
نور ولایت سلطان الشہدا سی ظلمت کفر دور ہوئی اہل اعتقاد نی زمین خدمت
کو بوسہ دیا گویا کہ سجدہ کیا سیہ قلبون نی ننگ سمجہا الحق خداوند عالم نی ایک
اقلیم سی سواد ہند کو بزرگ گردانا کہ دوسرا خانۂ کعبہ اقلیم ہند مین بنا دکیا
شعر یک طواف روضۂ سالار مسعود ؎ اشرف ہفتاد حج اکبر است ؎ نقل
صاحب مرآت مسعودی کا بیان ہی اور ملا محمد غزنوی کی خواب کا بہی واحد
عنوان ہی کہ ایک دن عین چلہ کشی مین خیال فاسد آیا کہ حضرت سلطان الشہدا
نی نزدیک خدا کی کیا مرتبہ پایا اتفاقاً درمیان ماہ رمضان المبارک کی جو اسی
نو ہم اور خیال مین خواب آیا آپکو عین بیت اللہ مین قریب ایک قبر منور کے
کھڑا پایا ناگاہ وہ قبر شق ہو گئی اور جناب سلطان الشہدا باہر تشریف لائی فقیر
نی باشتیاق تمام قدوم سعادت لزوم اپنی آنکہوںسی لگائی بعدہ حضرت مسکراتی
ہوئی باہر نکلی خدام بارگاہ نی دو گہوڑے حاضر کئی ایک پر خود سوار ہوئی بہرایچ
کیطرف گرم رفتار ہوئی دوسری پر مجکو اشارا فرمایا میری مکان تک مجکو پہونچا
الحق جناب سلطان الشہدا کی قدر و منزلت تحریر اور تقریر سی باہر ہی مگر وہ

صاحب مرآت مسعودی کا عشق سلطان الشہدا سے

خوب جانتا ہی جو اس نعمت سی ماہر ہی **حکایت دوم** صاحب مرآت
مسعودی سی روایت ہی نسب نامہ سلطان الشہدا کی حکایت ہی ایک دن
ہنگام تصنیف کتاب مرآت مسعودی کچھہ نسب نامہ عالی مین اشتباہ ہوا اختلافات
احوال راوی سدّ راہ ہوا ناگاہ حضرت سلطان الشہدا خواب مین تشریف لائی
اور فرمایا کہ ہمارے ساتھہ چل تا رفع شک ہوجاوی فقیر بہی حسب الحکم واللہ اوٹہہ
کھڑا ہوا ہمراہ رکاب دار السلام مین پہونچا او حضرت نی سالار ساہو سی تا محمد
حنفیہ غازی سب بزرگون کو گنوا دیا پہر زیارت کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی
چلی ایک دم مین دروازہ بیت اللہ پر جا پہونچی وہان دیکہا کہ حضرت بیٹھی ہین
اور دوش مبارک پر فاخرہ ردا ہی اور ایک پیر مرد نورانی چہرہ سامنی کھڑا ہی
اوس شخص نی مجکو دیکہہ کر اعتراض کیا پیری مریدی کا ذکر چھیڑا کہ نہین معلوم
سلسلہ پیری مریدی کا کس سی شروع ہوا ہی اور کونسی نص قرآنی دلیل ہی
جو اسکو رواج دیا ہی فقیر نی آیہ وافی ہدایہ ان الذین یبایعونک انما
یبایعون اللہ فوق اید یھم پڑہ کر سنایا پہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کیطرف
اشارہ کیا کہ انسی ہمنی طریقہ پیری مریدی کا پایا وہ پیر مرد سرنگون ہو فقیر
آگی بڑہا قدم بوسی حضرت علیؑ کی بجا لایا حضرت نی چہاتی سی سر لگایا پیٹھہ
پر ہاتھہ رکہا حضرت سلطان الشہدا کی دوستی مین یہہ رتبہ پایا کہ جانشین
محمد مصطفےٰ صلعم نی اپنی گلی سی لگایا واللہ اس فقیر کی کیا اصل و حقیقت تہی
شعر یار ہی شاہ جوانان مین گدائی کمترین ،، بی حقیقت کی حقیقت سی
حقیقت دار سی ہ **حکایت** لکہا ہی کہ جب حضرت سلطان الشہدا نی
شہادت پائی بعد تہوڑی دنو کی موضع نگرا اونسی ایک بانجھ عورت آئی بعقب
مین اوسکا شوہر بہی آیا اور کچھہ شیرینی بہی واسطی نذر خدام واللہ کی لایا پہر

به نیت خالص زن وشوہر نی چوکہٹ روضۂ منورہ کی چومی اور تولد فرزند
نرینہ کی دعا مانگی روح پر فتوح حضرت سلطان الشہدا کی برکت سی دعا مستجاب
ہوئی گھر جاتی ہی وہ عورت کامیاب ہوئی بعد نو مہینی کے چاند سا بیٹا پیدا ہوا
باپ اوسکا سو جان سی جناب ممدوح کا شیدا ہوا اوس تاریخ سی وہ شخص معہ
زن و فرزند اور خویش واقربا ہر شب دوشنبہ کو واسطی زیارت کی آیا کیا

حکایت سوم نقل ہی کہ سید رکن الدین اور سید جمال الدین دونو بہائی
تازہ ولایت ردولی مین آئی تہی اور سید رکن الدین دو بیٹی نیک سیرت اور سید
جمال الدین ایک بیٹی دوازدہ سالہ خوبصورت ہمراہ لائی تہی کہ شکل وشمایل مین
رشک حور تہی مگر بینائی چشم سی معذور تہی نام اوسکا زہرہ تہا تمام عالم مین
اوسکی حسن کا شہرہ تہا اتفاقاً چند اشخاص اہل یقین بہرایچ سی وہان پہونچی
حضرت سلطان الشہدا کی کرامت کی ذکر ہونی لگی کہ اونحضرت کی بارگاہ سی
دادخواہونکی داد ملتی ہی اہل حاجت کی تمنا برآتی ہی مراد ملتی ہے جو مریض روضۂ انور پر آتا ھے
شفا پاکر اپنی گہر کو جاتا ہی یہہ سنکر سید جمال الدین نہایت شاد ہوئی اوس
محبوب رب العالمین سی طالب امداد ہوئی کہ اگر اس سال مین زہرہ کی آنکہین
کہل جائین توہم روضۂ مقدس کو پختہ بنوائین پھر زہرہ کی سامنی بہی یہی
بیان کیا حضرت کا نام ونشان اور خوارق کا اعلان کیا اوسکو نام سنتی ہی
عشق باطنی پیدا ہوا آخر کو نتیجہ محبت کا اسطرح سی ہویدا ہوا کہ ایک روز حضرت
سلطان الشہدا تشریف لائی اور سامنی زہرہ کی کہڑی ہوکر چند کلمی اسطرح
فرمائی **بیت** طالب ہی تو جسکی وہ تیری پاس کہڑا ہی ۞ بیفائدہ اب نالہ و فریاد
و بکا ہی ۞ یہہ بات سنتی ہی زہرہ مضطرب ہوکر زار زار رونی لگی دونون ہاتہ
اوٹہاکر درگاہ قاضی الحاجات مین اسطرح دعا مانگی کہ ای بارخدایا واسطہ اپنی

حبیب سلطان الشہدا کا میری آنکھونمین روشنی عطا کر جمال محبوب دکھا
رنج فراق محبوب سی رہائی دی نہین تو مجکو اِس مصیبت کدہ سی اوٹھالی
اوسوقت دریائی رحمت الٰہی جوش پر آیا زہرہ کو بینا کر کی جمال محبوب
دکھایا جو ہین حضرت سالار مسعود غازی پر بی بی زہرہ کی نظر پڑی پہلی
تو بیہوشش ہوگئی جب ہوش آیا تو خاک قدم آنکھونسی ملی یکایک آپ
اوسکی نظر سی غایب ہوگئی زہرہ کی حواس خمسہ کہو گئی پہلی سی زیادہ دلکو
بیقراری ہوئی پھر سابق دستور مشغول آہ و زاری ہوئی بعد چند روز کی حضرت
نی خواب دکھایا اور بہرایچ مین آنی کو ارشاد فرمایا ناگاہ طالع بیدار نی
جگایا زہرہ نی خواب اپنا سامنی مان باپ کی دوہرایا سید جمال الدین نہایت
دولتمند شہزادگان ایرانمین عالی وقار تھی اپنی بھتیجی اور سالی کو کچھ مال
و زر دیا اور زہرہ کی ہمراہ بہرایچ کیطرف اونکو بھی رخصت کیا جب زہرہ
آستانہ حضرت پر پہونچی خاک مرقد مطہر کی آنکھونمین ملی پہلی عمارت روضۂ
منورہ جناب سلطان الشہدا سرور اصفیا کی بنوائی پھر نوبت روضہ سید
سیف الدین اور گنج شہیدا نکی آئی بعد ازان قریب حضور زہرہ اور دونون
ہمراہیونکی دلمین سمایا ہر ایک نی قریب روضۂ انور کی اپنی واسطی بھی ایک
روضہ جداگانہ بنوایا تا حیات مجاوری روضۂ اقدس کی پسند آئی آخر
ایک دن شوق وصال محبوب مین اپنی جان گنوائی جب زہرہ کا اٹھارہ
برس کا سِن ہوا تو نزدیک اوسکی وفات کا دن ہوا بروز یکشنبہ چودہوین
رجب کو کہ روز شہادت حضرت کا تہا زہرہ نی بھی شوق دیدار محبوب مین
جہان فانی سی انتقال کیا خداوند عالم نی اپنی محبوب کی حبیب کو بھی اپنی
دوستونمین گنا رتبۂ عالی دیا مان باپ کو صدمۂ عظیم ہوا دونون نی اپنا

حال تباہ کیا اور مادر زہرہ ہر سال سامان شادی مہیا کرکی آتی تہی اور جو
کوئی حال پوچہتا تہا تو بدرد رو کر یہہ سناتی تہی کہ مین محبوب الٰہی کے ساتہہ
زہرہ کی شادی کرنی آئی ہون اور سب عزیزون کو بہی اپنی ساتہہ لائی ہون
الغرض جبتک وہ زندہ رہی ہر سال آیا کی اور اپنی ساتہہ سامان عروسی لایا
کی اوسکی خوش طینتی سے آج تک وہی رسم جاری ہی بلکہ سابق سی ہزار حصہ
زیادہ استواری ہی **حکایت** ایکدن کچہہ اہل دہلی ننگ برہنہ سر کی نیزی
لئی بہرایچ کو جاتی تہی اور وفور شوق اور کمال ذوق سی گاتی بجاتی تہی
اتفاقاً فیروزشاہ دہلوی کی والدۂ ماجدہ نی جو اپنی کوٹہی سی دیکہا ہنگامہ
عجیب و غریب نظر آیا لوگونسی پوچہا کہ یہہ کس صاحب ولایت کی کرامت ہی
سبحان اللہ عجب جاہ و جلال ہے کیا ہی شان و شوکت ہی سب نی جواب دیا
کہ خوارق حضرت سلطان الشہدا سرور اصفیا کا ہی بارگاہ ذوالجلال سی
بڑا مرتبہ اور جلال پایا ہی اوسی وقت مادر فیروزشاہ نی مراد مانی اور یہہ بات
اپنی دلمین ٹہانی کہ جو میرا بیٹا ملک ٹہٹہہ کو فتح کرکی صحیح و سالم دہلی مین
داخل ہوا اور کوکہہ میری ٹہنڈی ہو مراد دل کی حاصل ہو تو زیارت کو
حضرت سالار مسعود غازی کی بہیجونگی اور ایک نیزہ نہایت بلند تر اونکی یعنی سپر
ساتہہ کرونگی الغرض بسبب تصرف سرور اصفیا کی اوسکی مراد بر آئی ۔
فیروزشاہ نی دشمنون پر فتح پائی جبدن بادشاہ کا مع لشکر صحیح و سلامت
دہلی مین ورود ہوا والدۂ فیروزشاہ نی ساری سرگذشت کو بیان کردیا
بادشاہ کا دل عشق سلطان الشہدا مین بغتون اور دیوانہ ہوا صبحدم
بڑی دہوم دہام سی بہرایچ کیطرف روانہ ہوا بعد طی منازل اور قطع مراحل
جب متصل روضۂ اقدس کی پہونچا مصاحبون نی نشان قبر مین اشتباہ ڈالا

فیروزشاہ متردد تہا کہ حضرت میر سیّد ماہ کا سراغ پایا وہ بادشاہ مع چند
رفقا اونکی خدمت مین آیا بعد اداب خدمت اور قدمبوسی کی عرض
حال کیا اوس عارف کامل نی اسطرح سی جواب دیا کہ فلان روز اور فلان
تاریخ تمہاری امداد کو اسی مزار سی نکلی اور جب فتح کر کی پہری تو مینی اپنی
آنکہونسی دیکہا اسی قبر مین تشریف لیگئی فیروزشاہ نی جو ٹہٹہہ کی معرکہ
کا کاغذ پڑہوایا تو صاف اوسی روز کا اور اوسی تاریخ کا نکلنا پایا بادشاہ
کو دونو بزرگوارونکی کرامت کا یقین کامل ہوگیا اعتقاد صدگونہ زیادہ ہوا
اشتباہ کہو گیا پہر حضرت میر سیّد ماہ فیروزشاہ کو لیکر روضۂ اقدس کی دروازہ
پر کہڑی ہوئی اور اونکی حکم سی زیارت کو روانہ سب چہوٹی بڑی ہوئی
قصد اونحضرت کا یہہ تہا کہ جب یہہ لوگ مشرف ہو کر لوٹینگے اوسوقت
ہم بہی قدمبوس ہونیکو اندر جائینگی فیروزشاہ نی سیّد صاحب موصوف
سی کہا کچہہ خوارق وکرامات حضرت سلطان الشہدا کی بیان کیجئی کمالات
اور صفات حضرت کا اعلان کیجئی میر صاحب موصوف نی فرمایا کہ خوارق
وکرامت اس سی آپ اور کیا زیادہ طلب کرتی ہین کہ آپ ایسا بادشاہ دنیا
اور مجہہ ایسا فقیر بی ریا دونون دربانی اب کرتی ہین اوسدن سی فیروزشاہ
ہر سال واسطے زیارت کی آیا کئی اور عالم خواب مین حضرت کی قدمبوسی کا شرف
پایا کئی اپنی نواسہ کو جو ولیعہد تہا تخت وتاج دیا یاد حق مین مصروف ہوئی دنیا
کو ترک کیا **حکایت** سیّد اشرف جہانگیر کا بیان ہی تتمۂ خوارق حضرت سلطان
الشہدا کا اعلان ہی سیّد صاحب ممدوح کہتی ہین کہ مینی روح پاک حضرت سرور
اوصیا کو مجسّم اور حضرت خضرؑ اور میر سیّد ماہ کو ایک جلسہ مین دیکہا بلکہ
مقامات معرفت اور حالات مستحب خضر سی پوچہا اونحضرت نی مفصّل مقامات

ساری بیان کئی بہت کچھہ راز و اسرار مخفی اوس جلسہ مین اعلان کئی آئین معاملات کا جس زمانہ مین اتفاق پڑا تھا ساتوین مرتبہ دندان خضر کی خروج کیا تھا

حکایت شیخ مرتضی نبیرہ خواجہ مصلح الدین باخدا فرماتی ہین حضرت سلطان الشہدا کی کرامت کا بیان اسطرح ملفوظات مین دوہراتی ہین کہ بارہ برس نزدیک سورج کنڈ کی قبر کہنہ مین بسر کی جب باہر نکل کر بیٹھا تو خدائی یہہ واردات پیش نظر کی کہ ایک بیمار کوہڑی اسطرف سی نکلا ناگاہ ایک سوار لباس نیلگون پہنی ہوئی ظاہر ہوا اوس بیمار کو چند کوڑی ماری وہ خاک پر گر کر لوٹنی لگا تہوڑی دیر کی بعد جو اوٹھا تو مرض جاتا رہا پہر اوس شہسوار نی میر موصوف سی خطاب کیا کہ ای قطب جہانگیر تین دن تک ہم تمسی مخاطب ہوئی جواب بہی ندیا میر صاحب موصوف نی حیرت سی پوچھا آپ کون ہین کچھہ اپنی صفت تو بیان کیجیئی اپنا راز مخفی کچھہ تو ہمسی بہی اعلان کیجیئی اونحضرت نی جواب دیا کہ مین سرخیل اولیاء و سرور اصفیا سلطان الشہدا ہون نام میرا سالار مسعود ہی راہ خدا مین شہید ہوا ہون

نقل تواریخ فیروز شاہی مین لکھا ہی مضمون صداقت انتما ہی کہ محمد شاہ بعد تغلق فتنہ عین الملک کی بنگر مو سی بہرائچ مین تشریف لائی خلوص نیت سی بواسطی زیارت حضرت سلطان الشہدا کی آئی اور مجاورون کو مالامال کیا بہت کچھہ نقد اور جنس عنایت ہوا اور اسی طرح اکثر بادشاہان دہلی آیا کئی اور حضرت سالار مسعود غازی کیے ولایت پر ایمان لایا کئی یہانتک کہ اکثر بادشاہون نی چاہا کہ روضۂ مقدسہ کی سر نو عمدہ ترین عمارات بنوائین ثواب آخرت اپنی نامۂ اعمال مین لکھوا دین لیکن حضرت سلطان الشہدا نی ہر ایک کی جواب مین فرمایا ہی کہ ہمکو یہی عمارت پسند ہی جسکو زہرہ نی بنوایا ہی

نقل لکھا ہی کہ سید نور مانکپور کی اولاد

ہوئی تھی اس رنج سے زوجہ اونکی اکثر روتی تھی آخر ایکدن نہایت بیتابی رو
سی مراد مانی کہ جو مین فرزند پاؤن تو بہرائچ مین طفل سمیت زیارت کو سلطان الشہدا
کے جاؤن اوسی سال اوسکی مراد برآئی قطب راجی کی مان زمانہ حیات
سید نور صاحب ور اونکی زوجہ نی چاہا کہ وعدہ وفا کرین فرزند کو لیکر
جناب ممدوح کے روضہ پر جائین کہ ایک رات کو حضرت سید نور اپنی حجرہ مین
مشغول عبادت تہی کہ حضرت سرور اصفیا اپنی گہوڑی خنگ پر سوار آکر حجرہ
اور زبان حال سی ارشاد کیا کہ تکلیف سفر کاہی کو اوٹھاؤ جلد جاکر
اپنی بیٹے کو میری پاس اوٹھالاؤ یہہ سنتی ہی سید ممدوح نی اپنی بیٹے
سید مبارک کو لاکر قدمون پر ڈال دیا حضرت نی گود مین اوٹھا کر پیار
کیا اور اوسکی حق مین دعاء خیر کرکے اپنا راستہ لیا **حکایت**
شیخ شرف الدین یحییٰ لکھتے ہین کہ علماء ظاہر بین افعال عارفان حق پر
اعتراض کرتے ہین اپنے نقصان عقل اور نافہمی سی ہلاکت مین پڑتی ہین
چنانچہ ابتداء عروج کرامات سلطان الشہدا مین جب وہ عروس قریب پہونچا
اہل بنارس نی جہنڈی اور چتر زرنگار رنگارنگ بنوا کر کوچ کا سامان کیا گروہ
گروہ رقص کنان گاتی بجاتی طرف ستر کہہ کی چلی اسی دہوم دہام سی
شہر جونپور مین پہونچی ایک ملاّی دانشمند رافضی مذہب درس علوم ظاہری
مین مشغول تہا اتفاقاً گروہ عارفان حق کا محو یاد الٰہی مین اوسی جانب
جا نکلا وہ کور باطن معہ شاگردان خود دوڑ پڑا بی تحاشا زد وکوب کرنی لگا
اور کہا بیت اہل بدعت ہین انہین تعذیر دینا چاہیئی ۱۲ انکی جہنڈی بی تردد
چہین لینا چاہیئی ۱۲ یہہ کہکی خود ملاّی موصوف نی قدم آگی کو بڑہایا اور
ایک نیزہ دار کو طمانچہ مارنا چاہا ناگاہ ایک ہاتہ ہوا سی پیدا ہوا نمودار

کراماتِ سلطان الشہدا ہویدا ہوا اِس زور سی اوس مُلّا لُوطما
لگایا کہ تنور اکر زمین پر گر پڑا اثنا گردون سنے اوسکی گھر پہونچایا اہل
نی جو مُسلا کو دیکھا تو مُنہ اوُسکا کالا توا ہوگیا تھا آخر کار دوسری
واصلِ جہنم ہوا دشمنونکو خوشی دوستون کو غم ہوا اس کرامات حضرت
سالار مسعود ولی معبود کا جو مشاہدہ ہوا ہر ایک اہل یقین ایمان
صدہا کو تصرف روحانی سی جام ہدایت اسلام پلایا اللّٰھم صلّ
علیٰ خیرِ خلقہٖ مُحمّدٍ رسُولِ اللہِ وعلیٰ اَولیاءِ اللہِ فقط تمت بالخیر

الحمد للہ علیٰ احسانہ کہ ترجمہ اردو تواریخ سالار مسعود غازی قدس اللہ سرہ باہتمام سید

حلیۂ طبع پوشیدہ

تاریخ طبع [illegible]

تاریخ فصلی [illegible]

[illegible]

کہا طبع نی یہہ ہی سال مطبوع
دلا حال مسعود غازی چہپا آج

ہوئی سال فصلی کی خواہش جو دل کو
صدا آئی گردون سی کیا خوب کیا ہو

[illegible]

سُنیں اہل ہنود در اثبات حقیقت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عنقریب چہپکر ملاحظہ ناظرین

Chishtī,
Author
Title I'jāz
C972 .C541